صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 09 اکتوبر 2017ء بمطابق 18 محرم الحرام 1439 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ ءَاذَوْا۟ مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ مِمَّا قَالُوا۟ ۚ وَكَانَ عِندَ ٱللَّهِ وَجِيهًا○ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا○ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَـٰلَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا۔

(ترجمہ): مومنو تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ (کو عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔ مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔ وآخِرُ الدَعْوٰانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاکم اللہ۔ رَبِّ ٱشۡرَحۡ لِی صَدۡرِیO وَيَسِّرۡ لِیٓ أَمۡرِیO وَٱحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّن لِّسَانِیO يَفۡقَهُواْ قَوۡلِی۔ I just want to make one point clear, please, I always tried to go by the rules in the Assembly and that is my duty and I am trying even to some of the rules we having committee. اس Reforms کو کر رہے ہیں، رولز کو تھوڑا Change کر رہے ہیں کیونکہ Some of the rules میں نے جو تین سال، چار سال میں دیکھا ہے، ان کو Change کرنا پڑ رہا ہے And moreover I try my level best to play as neutral honestly at times they tell me that you take left side part but because opposition we will give time to Opposition یہاں نہیں بولیں گے تو کہاں بولیں گے؟ Thank you very much that's just I want to make the point clear The Questions will start the Question's Hours.

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Madam Deputy Speaker: Question No. 5221, Sardar Aurangzeb Nalotha. Lapsed. Jafar Shah Sahib. Ji, Jafar Shah Sahib!

Mr. Jafar Shah: Thank you, Madam Speaker!-----

Madam Deputy Speaker: I am sorry, probably there is another Question as well, just one minute-----

Mr. Jafar Shah: 5251.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہ میں آپ کے پاس آ رہی ہوں، This is another Question, 5222 سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، تو He is not there, lapsed۔ آپ کی باری ہے جی، آپ کا کوسچن نمبر ہے 5251۔

* 5251 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سوات ایکسپریس وے / موٹر وے کے نام سے ایک میگا پراجیکٹ شروع کیا ہے، اس پر کام کی شروعات بھی کی گئی ہیں؛

(ب) (i) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس منصوبے پر کل لاگت کا تخمینہ کتنا ہے اور اس سڑک کی لمبائی کتنی ہے اور یہ کتنی روپیہ ہے اور کہاں سے شروع اور کہاں پر اس کا اختتام ہوگا؛

(ii) کیا سڑک مذکورہ کو پہلے سے تجویز کردہ پلان کے تحت چکدرہ سے کالام (سوات) تک توسیع بھی اس منصوبہ میں ہے؛

(iii) اس منصوبے کی نگرانی اور تعمیر ایف ڈبلیو او کے ساتھ کن شرائط پر طے پائی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے کہ صوبہ کتنا سرمایہ ادا کر رہی ہے، ایف ڈبلیو او کا حصہ کتنا ہے اور اس کی نوعیت کیا ہے، کیا یہ قرض کی صورت میں ہے، ادائیگی کس طرح ہوگی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) منصوبے کی کل لاگت 34.165 بلین روپے ہے، اس کی کل لمبائی 81 کلومیٹر ہے اور فی الحال یہ دو رویہ سڑک ہے، جو مستقبل میں یہ چھ رویہ ہو سکتی ہے، یہ پشاور اسلام آباد موٹر وے ایم ون پر کرنل شیر خان انٹرچینج سے شروع ہو کر چکدرہ پل چوکی پر اختتام پذیر ہو گی۔

(ii) جی نہیں، یہ منصوبہ صوبہ خیبر پختونخوا حکومت نے شروع کیا ہے، چکدرہ تا کالام وفاقی حکومت کا منصوبہ ہے اور اس کا سوات ایکسپریس وے سے تعلق نہیں ہے۔

(iii) یہ منصوبہ نجی سرکاری اشتراک کی بنیاد پر ایف ڈبلیو او کے ساتھ شروع کیا گیا ہے، اس میں صوبے کا حصہ 11.5 بلین روپے باقی رقم ایف ڈبلیو او اپنے ذرائع سے منصوبے میں لگائے گی، یہ اشتراک کی مدت میں ایف ڈبلیو او نے دو دفعہ Major Overlay کروانے ہیں۔ یہ اشتراک بشمول تعمیر پچیس سال کیلئے کار آمد ہے جس کے بعد یہ منصوبہ صوبائی حکومت کو ٹھیک ٹھاک حالت میں واپس کرنا ہوگا۔ ایف ڈبلیو او نے تمام اخراجات ٹول کے ذریعے وصول کرنے ہیں جو حکومت کے مروجہ قانون کے مطابق وصول کئے جائیں گے۔

جناب جعفر شاہ: 5251، یہ میڈم! میں نے کوئسچن پوچھا تھا سوات ایکسپریس وے کے حوالے سے، محکمہ سی اینڈ ڈبلیو اس میں Total cost کا میں نے پوچھا تھا جو 34.16 بلین انہوں نے بتایا ہے اور اس میں میں نے یہ پوچھا تھا کہ چونکہ یہ سوات ایکسپریس وے کے نام پہ ہے تو سوات لنڈاکی سے آگے پھر سوات ڈسٹرکٹ شروع ہوتا ہے اور یہاں پہ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ ہم صرف چکدرہ تک بنائیں گے، تو یہ Logic میں سمجھ نہیں پا سکا کہ نام تو سوات ایکسپریس وے کا ہے لیکن سوات کیلئے اس میں کچھ نہیں ہے۔ دوسری

بات یہ ہے کہ یہاں پہ ٹیکسز کے حوالے سے انہوں نے بتایا ہے کہ یہ ایف ڈبلیو او کو پچیس سال تک یہ اس کی جتنی بھی آمدن ہوگی، آمدن Means کہ، غریب عوام سے جو پیسے ٹیکس کی صورت میں اکٹھے کئے جائیں گے جو کہ ہوتا رہا ہے، ستر سال سے لوگوں سے پیسے اکٹھے کرکے پتہ نہیں کدھر جاتے ہیں؟ تو یہ بھی یہی صورتحال ہوگی کہ Billions of rupees will be collected from the people Specifically from the people of Malakand اور of the province Division and Swat اور پھر وہ پیسے کسی پرائیویٹ ادارے کو چلے جائیں گے، تو اس Logic کو میں سمجھ نہیں رہا کہ اس میں کیا یہ گھاٹے کا سودا نہیں ہے؟ I would like the honourable Minister to answer my question

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): تھینک یو، میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! سب سے پہلے جو آنریبل ممبر صاحب نے چکدرہ سے آگے سوات تک کی بات کی ہے، اس کے اوپر بھی Floated feasibility study ہم نے کی ہوئی ہے، میڈم سپیکر! وہ ہمارے پروگرام میں ہے کہ اس کو ہم چکدرہ سے مینگورہ تک It's 35 kilo meters ہم اسی ایکسپریس وے کو Continue کرکے مینگورہ تک لے کر جائیں گے۔ چائنیز کے ساتھ بھی ہماری اس سلسلے میں میڈم سپیکر! بات ہو رہی ہے، اس میں صرف جو پرابلم میڈم سپیکر! Which I foresee is کہ اس کا تقریباً زمین کا تخمینہ بائیس ارب روپے آیا ہے سوات میں آگے زمین اتنی مہنگی ہے کہ جو ہمارا Exchequre ہے Because I don't think at the moment اس کی اجازت دیتا ہے کہ اتنی مہنگی زمین ہم سردست لے سکیں، لیکن Future میں ہمارا پروگرام ہے، چائنیز کے ساتھ بھی بات چل رہی ہے، فیڈرل گورنمنٹ بھی اس روڈ کے جو Existing road ہے، انہوں نے Already tenders float کئے ہوئے ہیں، اس کی Re-habilitation کے، So let us see آگے چل کے معاملات کس طرف جاتے ہیں۔ میڈم سپیکر! پیسوں کے مسئلے کی وجہ سے Public Private Partnership میں ہم گئے، اس سوات موٹروے کیلئے اور ہم بالکل صحیح کہہ رہے ہیں، ہم پچیس سال کیلئے اس کا ٹول دے رہے ہیں لیکن Billions of rupees کی Investment بھی ایف ڈبلیو او From Private Sector اس پراجیکٹ کے اندر لا رہا

ہے اور اس کے علاوہ اس میں جو ہمارا Risk factor ہے Cost escalation کا، Thousands of which are all covered by us. ہم نے Turn کی Basis پہ میڈم سپیکر! ہم نے 34 بلین کی Basis پہ ایف ڈبلیو او کو دیئے ہیں، ان کو اگر پچاس ارب کا پڑتا ہے، ان کا کام ہے انہوں نے ہمیں بنا کے دینا ہے اور ہر دس سال کے بعد اس کا ایک Lay-over complete پورے اس کے اوپر انہوں نے ہمیں کر کے دینا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ جب پچیس سال ختم ہوں گے تو ایک جو ہمارا Estimate ہے میڈم سپیکر! تقریباً سالانہ صوبے کو 9.4 billion rupees کی آمدن اس سے ہو گی، میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی جعفر شاہ صاحب، جی بابک صاحب، بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ میڈم سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے، یہ جو موٹر وے ہے یا ایکسپریس وے ہے، اس کا ان لوگوں نے تخمینہ بتایا ہے کہ یہ 34 ارب روپیہ ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایف ڈبلیو او کو دیا گیا ہے۔ یہ بتایا جائے میڈم سپیکر! کہ یہ جو Land purchase ہے، یہ Land purchase صوبائی حکومت نے کی ہے ایک؟ بجٹ سپیچ میں بھی میں نے یہاں پہ کہا تھا کہ پانچ ارب روپیہ، صوبائی حکومت نے ایف ڈبلیو او کو دیا ہے تو ان دو چیزوں کی اگر وضاحت ہو جائے کہ صوبائی حکومت نے پانچ ارب روپیہ قرض دیا ہے یا ویسے ہی اسی سکیم کیلئے دیا ہے اور یہ جو Land purchase ہے، یہ صوبائی حکومت نے کی ہے اور اگر کی ہے تو کتنی لاگت اس پہ آئی ہے؟

<u>Madam Deputy Speaker:</u>Ji,Akbar Ayub Sahib,you want to add., Jafar shah sahib,you want to add to this,jafar shah sahib, jafar shah sahib.

<u>جناب جعفر شاہ</u>: تھینک یو میڈم سپیکر! ایک تو یہ سپلیمنٹری کا جواب دینگے آنریبل منسٹر صاحب، ایک یہ کہ مستقبل میں تو ہو گا، کب ہو گا؟ وہ تو ابھی Wait کریں گے، پچیس سال بعد، میں سمجھتا ہوں اس کا نام پھر سوات ایکسپریس وے، Anyhow اس میں ایک چیز انہوں نے بتائی کہ CPEC کے ساتھ چائنیز کے ساتھ بات ہوئی ہے، سوات کے حوالے سے سڑکوں کے حوالے سے ہائی ویز کے حوالے سے تو اس میں یہ ہے کہ وہ تو شانگلہ سے آ کر خوازہ خیلہ سے نیچے مینگورہ تک ایک Proposal ہے لیکن اس Proposal میں بھی میں نے یہاں پر ایک تحریک میڈم سپیکر! جمع کی ہے کہ خوازہ خیلہ سے آگے کالام تک جو سڑک ابھی تک پتہ نہیں کتنے سالوں سے، آپ گئی ہوں گی اس سال یا گزشتہ سال کوئی بندہ گیا ہو گا، منسٹر صاحب خود

بھی تشریف لیجا چکے ہیں، اس سڑک کی بہت بری صورتحال ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پراونشل گورنمنٹ اپنی Influence کو Use کر کے اس کو کالام تک اگر لے کر جائے تو لوگوں کو آسانی ہوگی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! چائنیز کے ساتھ جب وزیر اعلیٰ صاحب کی قیادت میں ہم چائنا گئے تھے تو ہم نے کافی Agreements تقریباً نو Agreements کئے، ان میں سے ایک Agreement یہ تھا، They are working on the feasibility also جو Hurdle جیسے میں نے پہلے بتایا ہے It's the land cost، ابھی کوئی Investor میڈم! لینڈ کچھ تو حکومت کو خود سے ڈالنا پڑے گا، ابھی پرابلم یہ ہے کہ It's not a normal land cost نارمل اگر کوئی جگہ ہو تو وہاں یہ Land cost میرا خیال ہے ڈھائی تین ارب سے زیادہ نہیں ہوگی لیکن اس علاقے میں زمین اتنی مہنگی ہے کہ وہ 22 بلین کی ہمیں Land cost، 22 بلین کا تقریباً رو ڈ بنتا ہے، 22 بلین کی ہمیں چکدرہ ٹو مینگورہ Land cost آ رہی ہے اس وجہ سے But we are working on it، یہ بہت Important project ہے، جس طرح شاہ صاحب نے کہا ہے، کالام ہو گیا ہمارے ٹورازم کے جو ایریاز ہیں، ان کو بہت بڑا فائدہ ہو سکتا ہے، We are working on it, we are finding ways ان شاءاللہ تعالیٰ کہیں نہ کہیں سے اس کے ہم کوئی Loans کی طرف جائیں، ہم کسی گرانٹس کی طرف جائیں، ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو کسی طریقے سے ہم، ورلڈ بینک سے بھی ہماری بات چیت چل رہی ہے، اس سلسلے میں We are working on it-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب! Is it possible کہ اتنا Important وہ ہے And specially جعفر شاہ صاحب، بابک صاحب Interested ہیں کہ آپ ایک میٹنگ کریں، Not committee، کمیٹی میں تو چلا جاتا ہے، ختم ہو جاتا ہے، ایک میٹنگ کریں اور ان کے یہ پوائنٹس لے لیں اور پھر جب آپ آگے بات کرتے ہیں ڈونر سے یا بینک سے تو وہ اپنے Ideas آپ کو دے دیں گے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی بالکل میڈم! Any time, any time میں اور شاہ صاحب بیٹھیں گے ان شاءاللہ اس سلسلے میں-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے۔ بابک صاحب!تاسو ورسره کبنینئ، جعفر شاه صاحب!Because ستاسو د علاقې دے کنه،تھینک یو ویری مچ، اوکے جی۔,Before I am جی-----

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر!، میں سوال کا جواب پورا دے دوں میڈم سپیکر! ہم نے تقریباً 5.5 بلین کو پراونشل گورنمنٹ نے ایف ڈبلیو او کو اس میں Loan دیا ہے اور تقریباً 5.6 بلین کی ہم نے زمین بھی خریدی ہے، 5.6 بلین کی یہاں پراجیکٹ کاسٹ مانگی گئی تھی کیونکہ زمین میڈم! ہمارا ایک Asset ہے اس کو، کاسٹ کو پراجیکٹ کاسٹ میں گنا نہیں جاتا اسلئے ہم نے اس میں اس کا ذکر نہیں کیا اور میڈم! میں آپ کو بتاؤں کہ جس Terms and conditions پہ جس Concept پہ ہم نے یہ Agreement ایف ڈبلیو او کے ساتھ کیا ہے، ہمارے بعد ہمیں Copy کرتے ہوئے نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے سیالکوٹ/لاہور موٹروے کا اسی Concept پہ ایف ڈبلیو او کے ساتھ Agreement کیا ہے But our terms are much better than them، ہمارا آج بھی ان سے-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Akbar Ayub Sahib! Thank you, you seem to be very clear about your answer، آپ Crystal clear ہیں لیکن میں پھر بھی کہوں گی کہ آپ ان دو کو، اگر، میرے علاقے کا ہوتا تو میں بھی-----

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میں اس موٹروے کی بات کر رہا ہوں، جو بابک صاحب نے سوال پوچھا تھا، میں اس کا جواب ابھی دے رہا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، اوکے اچھا۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی جی، تو میڈم! ہمارے تقریباً پانچ سے چھ کروڑ روپے، پانچ سے چھ کروڑ روپے Per kilometer cost سیالکوٹ/لاہور موٹروے سے آج بھی کم ہے حالانکہ ہمارے موٹر وے کے اندر Tunnel بھی ہے 1.2 kilometers کی، دو Tube tunnels بھی اس کے اندر موجود ہیں۔ ان شاءاللہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: میڈم سپیکر! شکریہ منسٹر صاحب کا، منسٹر صاحب کے مطابق سوات جو ایکسپریس وے ہے گیارہ ارب روپیہ، گیارہ ارب روپیہ، بلکہ گیارہ سے بڑھ کے گیارہ ارب سے زیادہ یہ صوبائی حکومت خود لگا رہی ہے، Total cost جو ہے وہ 34 ارب ہے اور پچیس سال میں جو انکم جنریشن ہوگی، اس میں صوبائی حکومت پارٹنر نہیں ہے، تو 34 ارب روپیہ اگر ٹوٹل تخمینہ ہے اور گیارہ ارب روپیہ آپ لوگ لگا رہے ہو اور آپ کہتے ہو کہ اشتراک میں ہم یہ روڈ بنا رہے ہیں تو میں تو یہ سوچتا ہوں کہ یہ تو گھاٹے کا سودا آپ لوگوں نے کیا ہے، اگرچہ آپ کہہ رہے ہیں، حکومت کہہ رہی ہے کہ پانچ ارب روپیہ ہم نے Loan دیا، یہ Loan نہیں ہے اور اگر Loan ہے تو Loan کا ایگریمنٹ بھی، یہ تو کوئی کم از کم نیا کونسیپن ہے اور کتنی مارک اپ پہ آپ لوگوں نے دیا ہے؟ لیکن اگر 34 ارب میں گیارہ ارب روپیہ آپ خود دے رہے ہیں خود اور اس کی انکم میں ہم حصہ دار نہیں ہیں، آیا یہ پھر گھاٹے کا سودا نہیں ہے؟ اس طرح کا منصوبہ جس طرح آج آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم ورلڈ بینک سے یا ایشین ڈیویلپمنٹ بینک سے ایگریمنٹ کر سکتے ہیں تو اگر گیارہ ارب آپ خود دے رہے ہیں تو منصوبہ شروع کرنے سے پہلے آپ لوگوں نے ایشین ڈیویلپمنٹ بینک سے رابطہ کیا تھا، انہوں نے انکار کیا تھا یا نجی اشتراک کی جو آپ بات کر رہے ہیں، ہماری معلومات کے مطابق ایف ڈبلیو او نے ہمارے بینک کو یہ جتنا بھی باقی رہتا ہے یہ سرمایہ، یہ ہمارے بینکوں کا ہے، یعنی یہ ہمارے بینکوں کا ہے لیکن یہ جو صرف Execution ہے، وہ ایف ڈبلیو او کا کام ہے کہ، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ آیا ایک صوبائی حکومت کو صوبے کے مفاد میں ایک سنجیدہ بہت زیادہ سنجیدہ اور پھر جو فائدہ مند ہو، یہ تو ایسا لگ رہا ہے کہ گیارہ ارب روپے آپ لوگوں نے، 5.6 ارب روپیہ آپ لوگوں نے لینڈ پر چیز کیا، پھر تو ہونا یہ چاہیئے تھا کہ لینڈ بھی وہ پرچیز کر لیتے، پھر تو ہونا یہ چاہیئے تھا کہ پانچ ارب آپ لوگ دے رہے ہو، وہ پانچ ارب روپے 34 ارب میں سے باقی وہ بھی بینکوں سے لے لیتے تو ہمارے صوبے کا گیارہ ارب یا گیارہ ارب سے زیادہ روپیہ جو تھا وہ نہ لگتا اور لگایا بھی آپ لوگوں نے تو اچھا کیا، پھر ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ جو پچیس سال کیلئے آپ لوگوں نے ایگریمنٹ کیا، انکم وہ لیں گے اور آدھے اخراجات ہم کریں گے تو یہ کس طرح کا سودا ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب!

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! سب سے پہلے ان کا سوال تھا کہ آپ ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کے پاس یا کسی اور بینک کے پاس گئے ہیں کہ نہیں گئے ہیں؟ جی ضرور ہم گئے تھے اور ہمیں وہاں سے Refuse ہوا۔ میڈم سپیکر! یہ ایک Public importance کا پراجیکٹ ہے، یہ Business deal نہیں ہوئی نمبر ون، کیونکہ جب اس کی فنانشل فزیبلٹی بنی اس موٹروے کی، اس کا ٹریفک کاؤنٹ اتنا نہیں تھا کہ It would have been feasible for the banks to finance it اسی لئے جو ہم نے 11 بلین دیئے یہ ہم نے 11 billion by ability gape فنڈ نگ کی صورت میں دیا ہے To make the project feasible تاکہ بینک سے اس کیلئے فنڈ نگ کر سکیں میڈم سپیکر! اور ایف ڈبلیو او کے ساتھ جانے کا میڈم! اس صورت میں ہم Billions of rupees in shape of normal projects میں Escalations آتی ہیں ان سے بھی ہم بچیں گے اور پچیس سال کیلئے بالکل ضروری ہے، After twenty year جو ہم نے Loan دیا ہے ان شاء اللہ اس کا ریٹرن بھی شروع ہو جائے گا میڈم سپیکر! اور پوری دنیا میں میڈم سپیکر! This is the way how project اگر ہم نے بیس بائیس ارب بچائے ہیں گورنمنٹ کے، ہم یہ 11 بلین میں یہ پراجیکٹ چونتیس بلین کا کر رہے ہیں تو باقی بیس بائیس ارب گورنمنٹ اور کسی جگہ استعمال کر سکتی ہے And Madam Speaker!It is first project in the province. جو پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تھرو گیا ہے اور آج اللہ کے فضل سے یہاں Hundred of proposals پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کی پراجیکٹ کیلئے پڑی ہوئی ہیں، ہم ہر کام اپنے پیسوں سے میڈم! نہیں کر سکتے، We have to get other partners اس صوبے کو ڈیویلپ کرنے کیلئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! زه خو وایمه چې If I were you کنه، If I were you, I would set with them. او که بیا نه ئې Satisfy بالکل۔

جناب سردار حسین: زه صرف د صوبې په مفاد و کښې خبره کومه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او او۔

جناب سردار حسین: اولنئ خو دا خبرہ چې منسټر صاحب وائی چې دا Bussiness deal نہ دے ، یہ Bussiness deal ہے، بجلی ہم پیدا کرتے ہیں، یہ Bussiness deal ہے، بجلی ہم بیچتے بھی ہیں اور بجلی ہم خریدتے بھی ہیں۔ گیس یہاں کی پیداوار ہے۔ گیس ہم بیچتے بھی ہیں اور گیس ہم خریدتے ہیں تو یہ Bussiness deal ہے لیکن میں اسی لئے ایسی چیز پہ زیادہ Stress کر رہا ہوں کہ ،اسی حکومت کی اگر Priority ہوتی، بلین ٹریز سونامی پہ، بلین ٹریز سونامی پہ تو یہ لوگ ہمارے ہائیڈل پاور جنریشن کے پیسے لگارہے ہیں جو کہ لگانا بھی نہیں چاہیئے، ان کی کوئی انکم حکومت کو نہیں ہے، فائدے ضرور ہیں کہ یہ یہاں Green belt بنے لیکن موٹروے جب ہم بناتے ہیں، ضرور اس کے فائدے ہیں، ریونیو بھی جنریٹ ہوتی ہے لیکن کمیونیکیشن جو ہے یہ ایک بہت بڑا Chapter ہے لیکن یہاں Priority کو دیکھنا چاہیئے Priority کو، میرا کوئسچن یہ ہے کہ صوبائی حکومت نے گھاٹے کا سودا کیا ہے، گیارہ ارب روپیہ لگا کے پچیس سال تک اس کی آمدن سے صوبے کو محروم کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بجلی پیداوار کے منصوبے نجکاری شعبے کو دے کر پچیس پچیس سال تک صوبے کو آمدن سے محروم کر دیا ہے۔ سوال یہ ہے، یہاں پہ ہمارے فنانس منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ آئندہ سات آٹھ سالوں میں ہمارے صوبے کی جتنی بھی انکم ہے، وہ ہماری سیلریز میں چلی جائے گی، سوال پھر یہ ہے، کہ آپ بجلی کے منصوبوں کو بیچ رہے ہیں، آپ کمیونیکیشن کے منصوبوں کو بیچ رہے ہو تو یہ صوبہ سات آٹھ سال کے بعد کن وسائل کے اوپر چلے گا؟ تو میرے خیال میں یہ حکومت کو ماننا چاہیئے کہ اگر گیارہ ارب روپیہ ان لوگوں نے انویسٹ بھی کرنا تھا، پچیس سال تک صحیح نجکاری، اگر ہم یہ کام خود سے نہیں کر سکتے، ہم اپنے لئے پارٹنرز ڈھونڈ رہے ہیں، پھر جو سرمایہ ہم لگارہے ہیں اسی تناسب سے پچیس سال تک تو ہمیں منافع ملنا چاہیئے تھا تو میرے خیال میں بجائے اس کے کہ حکومت اس چیز کی وکالت کرے، گیارہ ارب روپے جو ہم نے لگائے ہیں اس سے زائد، اس کا ہمیں یہ فائدہ پچیس سال تک ضرور ملنا چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو بابک صاحب۔ اکبر ایوب صاحب!

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی میڈم سپیکر! اگر ٹول پچیس سال ہم نے لینا تھا تو خدائی خدمت گاری کیلئے کوئی کمپنی یہاں آکر انویسٹمنٹ نہیں کر رہی، آخر لوگ بیس بائیس ارب روپے لگارہے ہیں۔ میڈم

سپیکر! صوبے کی حکومت کا کام ہے کہ سیکٹر کو ساتھ ساتھ لے کر چلنا، صرف بیلن ٹریز سونامی بھی نہیں کرنا، صرف روڈ بھی نہیں بنانا، ہم نے ہیلتھ کو بھی چلانا ہے، ہم نے ایجوکیشن کو بھی چلانا ہے، ہم نے انڈسٹریل اسٹیٹ بھی بنانی ہے، ہمیں ہر قسم کی Activity کرنی ہے اور میڈم سپیکر! یہ روڈ بننے کے بعد جو اس علاقہ، جو کھلے گا جو Activity یہاں اس وقت میڈم سپیکر! اس وقت اگر آپ اس کے ٹریفک کاؤنٹ کے فگرز دیکھیں، So this is not a feasible project. کوئی بینک اسمیں ایک روپیہ لگانے کیلئے تیار نہیں تھا اور میڈم سپیکر! ہمارے اپنے پاس پورے پیسے ہوتے تو ہمیں کوئی ضرورت نہیں پڑتی تھی ہم پرائیویٹ سیکٹر میں جاتے لیکن جو Econamic activity اس سے میڈم سپیکر! جو پیدا ہو گی That will be in tune of trillions ان شاءاللہ تعالیٰ اور پورے علاقے کو اس سے فائدہ ہو گا۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو، اکبر ایوب صاحب۔

<u>جناب جعفر شاہ</u>: اس میں میرا ایک پرائمری کوسچن تھا۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: پرائمری کوسچن آپ کا تھا، آپ پیچھے آرام سے بیٹھ گئے جعفر شاہ صاحب، جعفر شاہ صاحب! (مداخلت) نہیں نہیں .Let me talk to him، آپ کا پرائمری کوسچن تھا، آپ Seat لگا کے آرام سے بیٹھ گئے جی، جی بابک صاحب، بابک صاحب!

<u>جناب سردار حسین</u>: اسمبلئ تہ۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: اسمبلئ تہ چې یو بزنس راشی، منسٹر صاحب میری ریکویسٹ یہ ہے کہ دو پارٹنرز ہیں، ایف ڈبلیو او اور حکومت خیبر پختونخوا، ایف ڈبلیو او 23 ارب روپے لگا رہے ہیں اور ہم گیارہ ارب روپے لگا رہے ہیں۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ لوگوں نے اچھا کیا ہے لیکن ہونا یہ چاہیئے تھا کہ 23 ارب روپے جو لگا رہے ہیں وہ پچیس سال تک منافع لیں گے اور یہ پیسہ I am very sorry to say، نہ آپ کی ذات کا ہے، یہ غریب عوام کا ہے۔ اب گیارہ ارب روپے، گیارہ ارب روپیہ، صوبے کے عوام کا ہے، پچیس سال تک ان کو منافع نہیں ملے گا تو یہ زیادتی نہیں ہے؟ اب 23 ارب جس نے لگایا ہے، وہ پچیس

سال تک منافع لیں گے اور جو گیارہ ارب جن لوگوں نے لگائے ہیں، وہ پچیس سال تک انتظار، تماشہ کریں گے تو یہ زیادتی ہے اور یہ ماننا چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میرا اپنا خیال ہے Jafar Shah Sahib! You people should sit یہ Graf by graf آپ کو دکھائے اگر آپ Satisfy نہیں ہیں تو دوبارہ آپ آ سکتے ہیں۔ جعفر شاہ صاحب۔

Mr.jafar shah: Madam Speaker!Thank you very much.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نه، اکبر ایوب صاحب وائی د دې جواب ورکومه۔

جناب جعفر شاہ: نہیں، یہ اکٹھادیں گے ناجواب۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات وتعمیرات: شکریہ میڈم سپیکر! پہلے سال میں۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Order in the House please، یہ بہت Important Question answer ہو رہا ہے۔

مشیر برائے مواصلات وتعمیرات: فسٹ ایئر میں میڈم! اس کا جو ریونیو Expected ہے That is around ninty crore اور FWO has to be paid back twenty two billion اور Twenty one billion back to the bank plus the financial cost of the money. تو وہ ٹول سے لیں گے تو وہ واپس کریں گے کوئی اپنی جیب سے تو وہ نہیں لگا رہے، ہیں میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

Advisor (Communication and works):.This is, how these project are

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب، اس کو فائنل، جعفر شاہ صاحب! کوئسچن فائنل کریں۔

مشیر برائے مواصلات وتعمیرات: اور میں ان شاء اللہ بابک صاحب سے بیٹھ کے ان کو جو ہمارا Loan کا ایگریمنٹ ہوا ہے، یہ تمام چیز I am ready to share with him. اور تمام ڈیٹلز میں میرے ساتھ

باقی ڈیپارٹمنٹ کے پروفیشنلز بھی ہوں گے، I think, they will be in a better position ان کو سمجھانے کیلئے میڈم۔

Madam Deputy Speaker: He is ready, he is ready, to sit with you. Jafar Shah Sahib.

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر! میری ریکویسٹ ہوگی اس میں، ایک تو یہ کہ۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Order in the House, please.Dr.Haider Ali, please. Order in the House, please.

جناب جعفر شاہ: میرے محترم منسٹر صاحب، کو یہ گل ماننا پڑے گی کہ یہ حکومت کی مینجمنٹ کمزور تھی اور یہ بالکل Hundred persent گھاٹے کا سودا ہے۔ میری ریکویسٹ میڈم سپیکر! آپ سے یہ ہوگی کہ ہم یہاں اس Specific point پہ ہم ایک دن ڈسکشن کرلیں، ہم نوٹس دے دیں گے کہ آئندہ سیشن میں ہم اس پہ ڈسکس بھی کرلیتے ہیں تاکہ لوگوں کو بھی پتہ لگے اور حکومت بھی اپنی پوزیشن واضح کرے، ہم اس پہ نوٹس دے دیتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب! کرلیں، پوائنٹ کرلیں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی جی، کوئی حرج نہیں ہے میڈم سپیکر! میرا خیال ہے کافی ڈسکشن ہو بھی گئی ہے اور میڈم سپیکر! اگر ہم نے گھاٹے کا سودا کیا ہے تو این ایچ اے والے میڈم سپیکر! یہ جو موٹر وے بنانا ہے، یہ ہمارا کام نہیں ہے صوبے کا، یہ کام ہے فیڈرل گورنمنٹ کا اور این ایچ اے کا ہے، یہ تو ہم نے ایک بہت بڑا چیلنج سمجھ کے یہ موٹروے بنایا اور یہ واحد موٹروے ہے اس ملک کا جو کوئی بھی صوبائی حکومت بنارہی ہے اور اس میں یہ نیا Concept لائے ہیں نیا اور اس کے مطابق ہم نے شروع کیا ہے، تو آج فیڈرل گورنمنٹ نے یہی Concept copy کر کے سیالکوٹ لاہور موٹروے بنایا ہے، اگر ہم نے گھاٹے کا سودا کیا ہے تو وہ بھی اتنے بیوقوف نہیں ہیں کہ وہ بھی گھاٹے کا سودا کررہے، ہیں، گھاٹے کا سودا نہیں ہے۔.This is how projects are done through out the world اور ان شاءاللہ ہم آپ کو Explain بھی کردیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، It's better کہ ڈیبیٹ ہو جائے، ابھی اچھے پوائنٹس دے رہے ہیں تو آئندہ بھی دے دیں گے لیکن آپ کو under rule رولنگ دینا ہوگی کہ ڈیبیٹ کیلئے، اوکے، یہ کوسچن ہو گیا۔ Next Question please, 5229، محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ، نجمہ بی بی۔

* 5229 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں آبنوشی کیلئے مختلف منصوبوں اور واٹر سپلائی سکیم کی فزیبلٹی تیار کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(I) ضلع کوہاٹ میں کل کتنے منصوبوں، آبنوشی اور واٹر سپلائی سکیمز کی فزیبلٹی تیار کی گئی ہے؛

(II) شکر درہ کو دریائے سندھ سے فراہمی آب کا منصوبہ کن مراحل میں ہے، نیز محکمہ میں گزشتہ پانچ سالوں میں کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں، آیا مروجہ قوانین وضوابط کا خیال رکھا گیا ہے اور مذکورہ ملازمین کوہاٹ کا ڈومیسائل رکھتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) (I) ضلع کوہاٹ میں کل 78 مختلف اے ڈی پی سکیموں کی فزیبلٹی اور پی سی ون/کاسٹ اسٹیمیٹ تیار کی جا چکی ہے۔

(II) شکر درہ کو دریائے سندھ سے فراہمی آب کے منصوبہ کی مشروط طور پر منظوری دی جا چکی ہے۔ جس کے بعد مانیٹرنگ رپورٹ کی سفارشات کی روشنی میں پی سی ون/کاسٹ اسٹیمیٹ Update کر کے متعلقہ حکام کو بھیجا گیا ہے، نیز ضلع کوہاٹ میں گزشتہ پانچ سالوں میں کل 65 عدد ضلع کوہاٹ کے ڈومیسائل رکھنے والے ملازمین مروجہ قوانین وضوابط کے تحت بھرتی کئے گئے ہیں۔ جز (ب) میں (I) اور (II) سے متعلق تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئی ہیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ میڈم، میرا کوسچن جو تھا تو یہ آبنوشی کے سلسلے میں تھا۔ میں نے یہاں پوچھا ہے کہ کوہاٹ میں آبنوشی کے مختلف منصوبوں اور واٹر سپلائی سکیموں کی فزیبلٹی تیار کی گئی ہے؟ 'جی ہاں' اس کا جواب آیا ہے اور جز (ب) میں ضلع کوہاٹ میں کل کتنے منصوبوں،

آبنوشی اور واٹر سپلائی سکیم کی فزیبلٹی تیار کی گئی ہے ؟انہوں نے کل 78 کی نشاندہی کی گئی ہے کہ سکیموں کا یہ پی سی ون تیار ہو چکا ہے اور اس کی تفصیل بھی مجھے بتادی گئی ہے لیکن میں یہاں صرف منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ جس علاقے کا میں نے پوچھا ہے ضلع کوہاٹ اور خاصکر شکر درہ اور سوڈل کے لوگ جو ہیں تو وہاں پانی کیلئے بہت انہیں تکلیف ہے اور، صرف یہ سکیمیں اس کی تیار کی گئی ہیں تو اس کو کب تک عملی جامہ پہنایا جائے گا؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب۔

وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ میڈم سپیکر! جو میں سمجھتا ہوں کہ میڈم نے یہ پوچھا ہے کہ یہ شکر درہ کے بارے میں، ان کو Concern ہے تو یہ جواب تو آپ کے سامنے ہے کہ 05-05-2017 کو یہ Approve ہو چکا ہے، 05-05-2017 کو شکر درہ کیلئے دریائے سندھ سے جو فراہمی آب کا منصوبہ، مشروط طور پر منظور ہو چکا ہے تو اس کے اندر اگر آپ کو ڈیٹیل چاہیئے تو وہ پھر ڈیٹیل لے لیں لیکن اس کے ٹینڈرز بھی آچکے ہیں ٹیوب ویل کے اور باقی جو اس کے اندر کام ہو رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو پی اینڈ ڈی سے Approved سکیم ہے، اس پر آپ کو کہاں اعتراض ہے تو اس کا ہم آپ کو جواب دیں، جو آپ کا Concern ہے وہ تو ڈیپارٹمنٹ ایڈریس کر چکا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، نجمہ بی بی!

محترمہ نجمہ شاہین: یہ Main مسئلہ جس پر یہ کوئسچن اٹھایا گیا تھا، پانی کی شدید قلت اور لوگوں کو بہت تکلیف ہے اور اسی علاقے میں ہے جہاں سے اربوں روپے کا رائلٹی فنڈ آرہا ہے، وہی لوگ بوند بوند پانی کو ترس رہے ہیں۔ آپ لوگوں نے ڈیٹیل مجھے ساری دی ہے لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ اس کی ذرا انکوائری کرکے اور اس کو فوری طور پہ پانی کے مسئلے کو حل کیا جائے نہ کہ اس طرح کے Written جواب تو آتے رہتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اچھا، یا تو، میڈم سپیکر! یا تو میرے ایک کان میں کوئی فرق ہے یا پھر میڈم کا سوال سیدھی طرح میں نہیں سمجھ پا رہا ہوں تو اس کیلئے یہ ہے کہ یا میں ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں یا پھر

پارلیمانی سیکرٹری بیٹھ جائیگی کہ جو ان کاConcern ہے کیونکہ کوئسچن کلیئر نہیں آرہا لیکن میں اتنا بتادوں کہ کوہاٹ کا جو مسئلہ ہے، اس میں بغیر کسی ایم پی اے سے پوچھے ہوئے، بغیر کسی ایم این اے سے پوچھے ہوئے ڈیپارٹمنٹ نے، میں نے جو یہاں فلور پر ساؤتھ کیلئے وعدہ کیا تھا، ڈیپارٹمنٹ نے اپنے طور پر Need based سکیمیں جس کی کل لاگت 89.804، تقریباً 9 کروڑ کی Need based scheme جو کسی ایم پی اے کو بھی پتہ نہیں ہے، کسی ایم این اے کو نہیں پتہ اور یہ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے طور پر جو Need based scheme ہے، تو وہ بھی پی ڈی ڈبلیو پی کے سامنے ہم رکھ چکے ہیں، یہ تفصیل میرے پاس ہے وہ بھی آپ چیک کرلیں کہ یہ کون کونسے ایریاز میں ہے لیکن جو آپ کاConcern ہے، وہ I am sorry مجھے پوری طرح سمجھ نہیں آئی، وہ پھر آپ کو ڈیپارٹمنٹ کا بندہ بیٹھ جائے گا یا جو سمیع صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، احسن صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، آپ پلیز ذرا میڈم سے پوچھ لیں اور ان کو بتادیں ڈیٹیلز، باقی اگر کچھ کرنا ہو تو آپ مجھے بتا سکتی ہیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی نجمہ بی بی، جیسے شاہ فرمان صاحب کہہ رہے ہیں، جی۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین</u>: جی میں عائشہ میڈم کے ساتھ بیٹھ کے تو ڈسکس کرلوں گی، جو مسئلہ ہوا اس کے علاوہ آپ کو بتادوں گی۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Thank you very much, Najma Bibi, before going to the next Question I want to welcome

شانگلہ کے لوگوں کو میں ویلکم کرنا چاہتی ہوں، وہ پندرہ بیس بلکہ پچیس لوگ بیٹھے ہیں وہ ڈاکٹرز بن رہے ہیں، انجینئرز بن رہے ہیں، ایم اے انگلش کر رہے ہیں، ان کو ذرا پلیز ویلکم کریں، بہت دور سے آپ کی اسمبلی کیلئے آئے ہیں، تھینک یو ویری مچ۔ جی شه سپلیمنٹری؟ نجمہ کا کوئسچن، اوکے منور صاحب! مائیک آن کردیں جی، ,Supplementary he wants، منور صاحب! مائیک آن کردیں۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: میڈم! ہاں بس ٹھیک ہے، تھینک یو، میڈم! میڈم! شاہ فرمان صاحب نے جیسے بتایا ہے کہ ہمارے ساتھ انہوں نے کمٹمنٹ بھی کی تھی کہ ٹانک سے لے کر جتنے بھی ڈسٹرکٹس ہیں، وہاں پہ ہم Priority basis پر، جہاں پہ پانی کی تکلیف ہے، وہاں پہ میں خود جاؤں گا اور وہاں پہ آپ Identify کریں اور ہم وہاں پر ادھر ہی ٹیوب ویل لگائیں گے، میرے خیال میں ابھی چھ مہینے ہوگئے ہیں

اوراس کے بعد تو میرے خیال میں آپ کی حکومت بھی نہیں رہے گی تو کم از کم جو کمٹمنٹ آپ نے کی تھی، وہ کب پوری ہو گی؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان خان۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: یہ منور خان صاحب کو یہ میڈم کے سوال کے حساب سے بات یاد آگئی، یہ بھی یہ بھول چکے تھے لیکن میں آپ کو بتاؤں، میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں South کے Different districts میں ڈیپارٹمنٹ کے تھرو کیونکہ ساری سکیمیں Identify ہو جاتی ہیں، ایم پی ایز کے ذریعے، ایم این ایز کے ذریعے، ناظمین کے ذریعے اور ایک یہ بھی کمپلینٹ آتی ہے کہ اگر کسی کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے یا وہاں پر ووٹ کی کوئی کمی ہے تو وہ علاقہ نظر انداز ہو جاتا ہے، میں آپ کو بتادوں کہ پی ڈی ڈبلیو پی کے سامنے کوئی ساڑھے آٹھ، میں سمجھتا ہوں کہ نوے کروڑ کے قریب جس میں ڈی آئی خان، ٹانک، بنوں، لکی، ہنگو، کوہاٹ، یہ سارے شامل ہیں، صرف آپ کو اسلئے نہیں پتہ کہ Identification کیلئے آپ سے پوچھا نہیں گیا، یہ صرف ڈیپارٹمنٹ کی اپنی Need based schemes ہیں اور اس کے بارے میں کوہاٹ کی بات میں نے کی ہے، اگر آپ کو لکی کی فکر پڑی ہے یا کسی اور کی تو آپ کو ڈیٹیلز ہم دے دیں گے کہ یہ یہ سکیمیں ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں، آپ نے کہا تھا۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، بس۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: تو میں نے کہا تھا، اچھا جب پی ڈی ڈبلیو پی سے Approval آجائے تو میں اس کے Inauguration اور Announcement کیلئے خود آؤں گا، یہ آپ کے ساتھ وعدہ ہے، یہ آپ سے وعدہ ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نیکسٹ، نلوٹھا صاحب، نیکسٹ کوئسچن، نلوٹھا صاحب۔ دا کوئسچنز آور خلاصیږی، د خلقو کوئسچنز۔۔۔۔

سید محمد علی شاہ: یو منٹ جی، یو منټ۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے باچا صاحب، مائیک آن کریں ان کا، جی محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: میډم! شاه فرمان خان د Need based خبره اوکړه جی، نو اول خو د دوئ مونږ ته دا Explain کړی چې دا Need based څه ته وائی دے، آیا دا صرف د گورنمنټ ممبرز د پاره Need based که نه د اپوزیشن د پاره هم Need based باندې دغه شته؟ کم از کم د دا مونږ ته لږ Explain کړی جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میڈم سپیکر! نہ کسی گورنمنٹ کے ایم پی اے سے اور نہ اپوزیشن کے ایم پی اے سے بات پوچھی گئی ہے، میں نے بات Explain کی ہے، میں باچا صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ کسی بھی ناظم، کسی بھی ایم پی اے، چاہے وہ گورنمنٹ کا ہو یا اپوزیشن کا ہو، کسی سے مشاورت کئے بغیر ڈیپارٹمنٹ کا جو خود سروے ہے کہ جہاں پر پانی کی ضرورت ہے، یہ وہ سکیمیں ہیں اس میں حکومتی اور آج جو میں نے آپ کو بات بتائی، کوہاٹ کے اندر تینوں ایم پی ایز پی ٹی آئی کے ہیں، کسی سے ہم نے نہیں پوچھا، ایم این اے سے ہم نے نہیں پوچھا، نہ ان کو location کا پتہ ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ چونکہ گراؤنڈ کے اوپر وہ Exist کرتا ہے تو ان کو پتہ ہوتا ہے کہ کدھر ضرورت ہے؟ تو یہ میری جو کمٹمنٹ تھی کہ ہم بالکل Naturely کسی سے پوچھے بغیر جو ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری بنتی ہے، وہ ہم نے کی ہے۔ میں باچا صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ کسی سے نہیں پوچھا گیا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نلوٹھا صاحب، جی 5253۔

* 5253 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ PK-47 ایبٹ آباد کے گاؤں موضع جات جن میں راہی، چنکوٹ، دکھن پیسر کی سڑکوں کی حالت بہت خراب ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سڑکوں کی پختگی کیلئے حکومت عملی اقدامات کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، ان کی حالت خراب ہے اور یہ ڈسٹرکٹ کونسل کے پروگرام کے تحت کچے روڈ بنائے گئے ہیں۔

(ب) سالانہ ترقیاتی پروگرام سال 18-2017 میں ایسی کوئی سکیم شامل نہیں ہے تاہم پیر سوہاوہ سے چھانگلہ گلی تک ایک سڑک کی تعمیر زیر غور ہے جس سے متعلقہ آبادی بھی مستفید ہو گی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! اگر اجازت ہو تو میرے دو کوئسچنز۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں سوری، وہ Lapse ہو گئے ہیں، آپ اس پہ آجائیں، اس کوئسچن پہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں، آپ کی رولنگ لینا چاہتا ہوں کہ جو منسٹر ہاؤس میں کسی ممبر کو کوئی یقین دہانی کراتا ہے اور وہ یقین دہانی پوری نہیں کرتا تو اس کے لئے رولز کیا کہتے ہیں؟ میں یہ بات آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: رولز Quiet ہیں لیکن ابھی ہم رولز بنا رہے ہیں، اس میں وہ بھی جوابدہ ہو گا، رولز Quiet ہیں اس میں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! اس کے خلاف تحریک استحقاق لانے کا حق تو ہم رکھتے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Okay, if you definitely want to know, so you come to Committee No.1 and I am the chairperson of that.

جی آپ کوئسچن 5253 پہ آجائیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! میرا جو کوئسچن تھا میں نے منسٹر صاحب سے پوچھا تھا کہ یہ راہی، چنکوٹ، دکھن پیسر روڈ، تو یہ خود کہتے ہیں کہ محکمہ خود کہتا ہے کہ اس روڈ کی حالت بہت خراب ہے اور یہ ڈسٹرکٹ کونسل کے فنڈ سے بنایا گیا تھا آج سے بیس پچیس سال پہلے، آج سے بیس پچیس سال پہلے ڈسٹرکٹ کونسل کے فنڈز سے یہ روڈ بنایا گیا تھا۔ سپیکر صاحبہ! پچھلے دور میں بھی جو پانچ سال پچھلی حکومت تھی اس میں بھی میں اپوزیشن میں تھا اور اسی روڈ کے اوپر ایک برج، آر سی سی برج اپوزیشن میں ہوتے ہوئے بنایا تھا تو اسلئے میں نے منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کی تھی کہ اس روڈ کو آپ مہربانی کرکے اے ڈی پی میں شامل کریں۔ یہ دوسری دفعہ میرا کوئسچن آیا ہے، پہلے جب میں یہ کوئسچن لایا تھا آج سے ایک سال پہلے تو منسٹر صاحب کو شاید یاد ہو گا، انہوں نے کہا تھا کہ 2017۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Please, I do not want to take the names of the honourable MPAs.

آپ اپنی اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں، میں بار بار نام نہیں لینا چاہتی، اپنی اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، میں آپ سے بات کر رہا ہوں، آپ میری طرف توجہ ہی نہیں دیتیں۔

Madam Deputy Speaker: Ji, Ji, okay, okay I am listening.

سرداراورنگزیب نلوٹھا: میں جب ایک سال پہلے یہ کونسچن ہاؤس میں لایا تھا تو منسٹر صاحب نے اس کیلئے یہ جواب دیا تھا کہ 18-2017 کی اے ڈی پی میں اس روڈ کو، راہی چنکوٹ روڈ کو اے ڈی پی میں شامل کیا جائے گا، اس وقت انہوں نے کہا تھا اور یہ خود محکمہ کہتا ہے کہ اس روڈ کی حالت بہت خراب ہے اور یہ ڈسٹرکٹ کونسل کے فنڈ سے بنا تھا، آج سے بیس سال پہلے بنا ہو گا، پچیس سال پہلے بنا ہو گا تو آج یہ پھر دوبارہ جب میں یہ کونسچن لایا ہوں تو منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ سالانہ پروگرام 18-2017 میں محکمے نے جواب دیا ہے کہ ایسی کوئی سکیم اے ڈی پی میں 18-2017 میں شامل نہیں ہے، تو اگر یہ شامل نہیں کرتے تھے منسٹر صاحب تو مجھے ایک سال پہلے کہہ دیتے۔ ابھی اس سال جناب سپیکر صاحبہ! حلقہ پی کے 47 کے حلقے کے عوام نے مجھے ممبر منتخب کیا ہے، منسٹر صاحب نے وہاں پہ ایک روڈ رکھا ہے جس کا مجھے پتہ ہی نہیں ہے، ضرورت اس روڈ کی تھی، انہوں نے کوئی اور روڈ وہاں پہ رکھ دیا۔ دیکھیں، ایک تو سپیکر صاحبہ! آج ان کی حکومت ہے، کل کسی اور کی حکومت ہو گی لیکن حکومت کو اپوزیشن کے ممبران کی عزت کا خیال رکھنا چاہیئے اور اگر یہ نہیں رکھیں گے تو کل ان شاءاللہ، اکبر ایوب کے حلقے میں روڈ خدا کے فضل سے میں رکھوں گا اور افتتاح بھی میں کروں گا، میری پارٹی کرے گی۔ جناب سپیکر صاحبہ! وزیر اعلیٰ صاحب جا کے بانڈی عطائی خان میں Inauguration کرتے ہیں، تختی لگاتے ہیں ایک روڈ کی اور نیچے اکبر ایوب خان آ کے اپنا بورڈ ایک مہینے کے بعد لگا دیتے ہیں، اوپر وزیر اعلیٰ صاحب کا بورڈ لگا ہوا ہے اور نیچے یہ لوگ اپنا بورڈ لگا دیتے ہیں، مجھے اعتراض نہیں ہے، جتنے روڈز ہیں، ان پہ اکبر ایوب خان صاحب اپنا بورڈ لگائیں، تختیاں لگائیں لیکن کم از کم جو روڈ، میں اس حلقے کا ممبر ہوں، کم از کم مجھ سے پوچھا جائے کہ آپ کے حلقے میں ہم کوئی سکیم دے رہے ہیں، آپ یہ کہاں پہ موزوں سمجھتے ہیں کس جگہ پہ دی جائے؟ تو مجھ سے بالکل نہیں پوچھا گیا، مجھے نہیں اعتراض ہے، میں اکبر ایوب خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دو تین روڈ ضرور میرے حلقے میں دیں لیکن کم از کم آج اگر ہماری عزت کا خیال نہیں رکھیں گے تو کل کسی کی بھی حکومت ہو گی، آپ کی عزت کا وہ خیال نہیں رکھیں گے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ـــــ

راجہ فیصل زمان: میڈم!۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! let him finish، میں آپ سے۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ایک سال پہلے جو انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ میں 2017-18 کی اے ڈی پی میں اس روڈ کو شامل کروں گا چونکہ یہ ڈسٹرکٹ کونسل کا روڈ بنا ہوا ہے، خستہ حالت ہے اس کی، یعنی جیپ کے چلنے کے قابل بھی وہ روڈ نہیں ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اپنے وعدے کے مطابق انہوں نے 2017-18 کی اے ڈی پی میں یہ روڈ کیوں شامل نہیں کیا؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! سپلیمنٹری او کے راجہ صاحب، راجہ فیصل زمان صاحب۔

راجہ فیصل زمان: میڈم! میں اپنے بھائی سے یہ سوال کرتا ہوں، میرے بھائی نے جو سوال کیا ہے اس میں انہوں نے کچھ اعتراضات کئے ہیں، میں آپ پہ ایک ایسا اعتراض کروں گا جس کا میرے بھائی کے پاس بھی جواب نہیں ہوگا۔ میرا بھائی Elected ہے؟ وہاں سے وہ جا کے بورڈ لگاتا ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میں بھی Elected ہوں، میرے حلقے میں، ہم دونوں بھائی ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی اور بورڈ لگا رہا ہے، Elected بھی نہیں ہے، بھئی! یہ کہاں کا قانون ہے؟ ایک بندہ جیتا ہوا، جا کے لگائے تو الحمد للہ، الحمد للہ سو بار لگائے لیکن جو Un elected بندہ ہے، وہ بورڈ میرے بھائی کا کیسے لگا سکتا ہے؟ جو بھی ہے میں سب کی Respect کرتا ہوں، میں ان سیاسیوں میں سے نہیں ہوں کہ میں کھڑا ہو کے کسی کو کروں لیکن میڈم! یہ آپ کی اس حکومت کا یہ ایک تاثر بن گیا ہے، اگر جو پی ٹی آئی میں نہیں ہے دوسرا جا کے وہاں بورڈ لگا دے، بخدا یہ Elected لوگ یہاں بیٹھے رہتے ہیں، ان کی جگہ لوگ جا کے وہاں بورڈ لگا دیتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب۔

راجہ فیصل زمان: مجھے اس کی Explanation چاہیئے۔ میڈم! اگر Unelected بندہ بورڈ لگا سکتا ہے تو میں نواز شریف صاحب کو کہوں گا کہ وہ بھی آ کر ہمارے حلقے میں بورڈ لگائیں، میں کہوں گا، میں نواز شریف صاحب کو کہوں گا وہ آجائیں اور وہ بھی آ کے وہاں بورڈ لگائیں، میں سکیم کے اوپر ان کا نام لکھاؤں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: Madam Speaker!Nawaz Shrif Sahib is most welcome آ کے جہاں بورڈ لگانا چاہتے ہیں، ہم ان کو روکنے والے نہیں ہیں۔ سب سے پہلے میڈم سپیکر! میں نے اپنے حلقے سے باہر آج تک صرف ایک افتتاح کیا ہے اور اسمیں میرے بھائی راجہ صاحب شامل تھے، آج تک میں نے کسی ایم پی اے کے حالانکہ میں کرنا چاہوں تو میں ڈیپارٹمنٹ چلا رہا ہوں، میرا حق بنتا ہے، میں کر سکتا ہوں، میں نے پورے صوبے میں میڈم سپیکر! آج تک اپنے دفتر تک کا، کسی سی اینڈ ڈبلیو کے دفتر کا افتتاح نہیں کیا ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں اپنے حلقے میں ہر ایم پی اے کا Prerogative ہے، وہ وہاں کا ممبر ہے یہ عزت اس کو دی جائے تاکہ نئے منصوبوں کا وہ افتتاح کرے اور راجہ صاحب نے جو کہا ہے کہ میڈم سپیکر! میں نے کوئی بھی افتتاح نہیں کیا اور جو ممبر نہیں ہے، وہ راجہ صاحب کے اپنے بھائی ہیں، انہوں نے جا کے ایک سکیم کا افتتاح کیا ہے اور آئندہ راجہ صاحب کے حلقے میں جو بھی سکیمز ہو رہی ہیں، میں راجہ صاحب کو ویلکم کرتا ہوں، راجہ صاحب! آپ مجھے Invite کریں، میں آپ کے ساتھ جاؤں گا، ابھی آپ یہ کہیں کہ ہری پور، میں ہری پور کا رہنے والا ہوں، راجہ صاحب کا حلقہ بہت پسماندہ ہے میڈم سپیکر!، لازمی بات ہے آدمی جہاں اس کا گھر ہوتا ہے، آدمی چاہتا ہے کہ وہاں کوئی ترقی ہو تو اگر میں ادھر کچھ کر رہا ہوں، کوئی میں اپنے مقصد کیلئے نہیں کر رہا۔ راجہ صاحب میں اس سوال کا جواب ختم کر لوں پھر آپ کو دیتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! آپ بیٹھ جائیں پلیز، ان کو ذرا ختم کرنے دیں، آپ بیٹھ جائیں جی۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میں ختم کرتا ہوں، میں ختم کرتا ہوں، حاجی صاحب نے بالکل جائز بات کی ہے میڈم سپیکر! بالکل اگر میں نے فلور آف دی ہاؤس پہ یہ بات کی ہو گی تو لازمی Proposed ADP میں یہ گیا ہو گا ان کا روڈ، حاجی صاحب کا بھی کام تھا جب اے ڈی پی بن رہی تھی، اگر اس وقت مجھے یاد دہانی یہ ساتھ کراتے تو یہ کام Easy ہو جاتا، ایک ویسے خوشخبری حاجی صاحب کیلئے ہے کہ جن گاؤں کا یہ ذکر کر رہے ہیں، میں یہ نقشہ ساتھ لایا ہوں حاجی صاحب کو دینے کیلئے، اسکے ساتھ بالکل ایک ڈیڑھ کلو میٹر چھانگا سے ہماری ایک نئی Alignment ہے روڈ کی جو پیر سہاوا سے چھانگا گلی جا رہی ہے تو ان شاءاللہ یہ گاؤں جو ہیں جو یہ بتا رہے ہیں میڈم سپیکر! ڈسٹرکٹ روڈز ہیں، شنگل روڈز ہیں، حالت ان کی اچھی نہیں ہے، اگر

میں نے کمٹمنٹ کی ہوئی ہے توضرور حاجی صاحب کے ساتھ مل کے میں اس کمٹمنٹ کو ہر صورت میں پوری کرنے کی کوشش کروں گا۔ ابھی کام آسان ہو گیا ہے حاجی صاحب! اس میں کافی سارا ایریا ہمارا چھانگا گلی والے روڈ میں تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کا منصوبہ ہے جو پیر سہاوا، مکھڑیال ڈائریکٹ چھانگا گلی جا نکلے گا، میں آپ سے کمٹمنٹ کرتا ہوں، اس میں ہم آپ کے ساتھ ان شاءاللہ اس مسئلے کو حل کریں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Raja sahib! you have to be very short، کوئسچنز۔ بہت زیادہ ہیں اور ٹائم ختم ہو رہا ہے۔

راجہ فیصل زمان: میڈم! ادھر جو بھی ایم پی اے آتا ہے، آج نلوٹھا صاحب لڑائی کر رہے ہیں کہ ایک سکیم کو رکھوانے کیلئے، میری پانچ سکیمیں فلڈز میں آئی ہیں اور میں مانتا ہوں اپنے بھائی کی بات، ان کا نام تختی پہ لکھا ہوا ہے لیکن وہاں موجود نہیں ہے اور وہاں Un-elected لوگ پانچوں کی پانچوں سکیمیں Un-elected لوگوں نے افتتاح کیا ہے، میڈم! یہ Precedent بہت بڑا غلط ہے، میڈم! میں کہتا ہوں کہ پی ٹی آئی کا Elected بندہ جا کے افتتاح کرے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، Un-elected بندے کو کسی کے حلقے میں جا کے افتتاح نہیں کرنا چاہیئے، چاہے پی ایم ایل این کا بندہ ہو۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں، اکبر ایوب صاحب! ان کا پوائنٹ بالکل Valid point ہے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر! میں زبردستی کسی کو نہیں روک سکتا، آجکل لوگ زبردستی کرتے ہیں، یہاں ہمارے کتنے ایم پی ایز ہیں، ہمارے اپوزیشن کے ایم پی ایز وہاں ہمارے پی ٹی آئی والے لوگ بھی زبردستی جا کر تختیاں لگا کے بھی افتتاح کر دیتے ہیں، راجہ صاحب اور میں بیٹھ کر ان شاءاللہ اس مسئلے کو حل کر لیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: You try کہ اس کو حل کر لیں۔

Advisor (Communication and Works): Ji I will sit with him.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وہ حل کریں گے اس مسئلے کو، آئندہ وہ کہتے ہیں کہ He will try his level best

(عصر کی اذان)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر، جعفر شاہ صاحب کا تو ہو گیا، جی مولانا مفتی جانان صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! میرے سوال کا۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: I am sorry, yeah, okay Nalotha Sahib! آپ نے اس طرح سر ہلایا ان کو میں نے کہا شاید آپ Agree کر گئے ہیں، جب انہوں نے کہا کہ آپ کے علاقے میں اتنے ارب کے کام ہو رہے ہیں تو آپ نے خوشی کا اظہار کیا۔ جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں نے سر انگلی اس طرح ماری تھی، میں نے سر ہلایا نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: (اشارہ کرتے ہوئے) آپ نے ایسا کیا، میں نے دیکھا تھا، یہاں سے سب نظر آتا ہے نا، اچھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ، سپیکر صاحبہ! آج پھر منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروادی ہے تو میں کس طرح اعتماد کر لوں کہ یہ میرے ساتھ جو وعدہ کر رہے ہیں یہ پورا کریں گے، ایک بات، دوسری۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر! میرا کام ہوتا ہے Propose کر کے اے ڈی پی میں چیز بھیجنا، آگے Prerogative ہے، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ ہے، چیف منسٹر صاحب ہیں، اس طرح Chief Executive's prerogative اور اس سال میڈم سپیکر! زیادہ توجہ دی گئی ہے کہ Ongoing schemes کو کسی طریقے سے مکمل کیا جائے، نئی سکیموں پہ انحصار کم کیا گیا ہے اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے اگر رہ گئی ہیں، میں ان سے کہہ رہا ہوں، ان سے کمٹمنٹ کی ہے ان شاءاللہ ان کو کوئی راستہ نکال کر دیں گے۔ حاجی صاحب! آپ کو راستہ نکال کے دیں گے ان شاءاللہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوئی راستہ نکال کے دیں گے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آیا یہ جو فنڈ دیتے ہیں ہمارے حلقوں میں، ممبر ہم ہیں، ہمیں لوگوں نے منتخب کیا اور یہ جو غیر منتخب لوگوں کیلئے فنڈ خرچ کرواتے ہیں تو پھر ہم مرکزی حکومت سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ صوبائی حکومت کو فنڈ دینے کی بجائے اپوزیشن لیڈر کو، آپ کو دیں، پھر تو یہ حق بنتا ہے اپوزیشن لیڈر کو مرکزی حکومت فنڈ دے ان کو کیوں دے فنڈ؟ (تالیاں) اگر یہ ہماری عزتوں کا خیال نہیں کرتے ہیں تو پھر انکے ساتھ بھی یہی حشر ہونا چاہیئے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر! میں نے کسی کو (قہقہہ) صحیح ہے، میڈم سپیکر! میں نے کسی غیر منتخب آدمی کو فنڈ نہیں دیا، اگر کسی نے دیا ہے وہ ان کو سوال کا جواب دیں گے۔ شکریہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میرے حلقے میں غیر منتخب آدمی ہے، پی ٹی آئی کا ٹکٹ تھا اس کے پاس، چھ کروڑ روپیہ اس کو دیا گیا ہے، روڈ اس کو دیا گیا ہے، واٹر سپلائی سکیمیں اس کو دی گئی ہیں، تین سکول اس کو دیئے گئے ہیں۔ میرا جو اے ڈی پی کا حق تھا، وہ اٹھا کے انہوں نے اس کو دیا ہے، یہ کہتے ہیں ہم نے کسی کو نہیں دیا ہے۔ دیکھیں، یہ تو سراسر، ہاؤس میں اس طرح منسٹر صاحب آپ کو بات نہیں کرنی چاہیئے، میں ثبوت کے ساتھ آپ کو بتاتا ہوں، میں خفا نہیں ہوں، آپ دیں میرے حلقے میں، آپ دس دس سکول دیں لیکن اپنے ممبر کا جو آپ کے ساتھ اس ہاؤس میں بیٹھتے ہیں خواہ وہ اپوزیشن سے ہیں، کس جماعت سے ہیں، کس جماعت سے نہیں ہیں، ان کی عزتوں کا بھی خیال رکھنا آپ کا حق ہے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: حاجی صاحب! ہم Different schemes proposed کر کے گورنمنٹ کو بھیجتے ہیں، آگے سے وہاں سے کوئی سکیمز آجاتی ہیں کچھ نہیں آتیں، میری اپنی کتنی زیادہ سکیمز نہیں آئیں، اگر اس میں آپ کو کوئی ہے، مجھ سے آپ ڈسکس کریں، اگر سکیم آپ Own کرتے ہیں آپ Own کریں بے شک اس سکیم کو، اگر کوئی ایسی سکیم آئی ہے تو اس کو Own کریں آپ، آپ کا حق بنتا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی، اکبر ایوب جان۔ جی مفتی جانان صاحب، کوسچن نمبر 5259 جی۔

* 5259 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ اور صوبے کے دیگر کئی مقامات پر ریسٹ ہاؤسز اور سرکٹ ہاؤسز موجود ہیں جن کی مرمت کیلئے صوبائی حکومت ہر سال رقوم مختص کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے تاحال جن جن ریسٹ ہاؤسز و سرکٹ ہاؤسز میں جن جن چیزوں پر جو رقوم خرچ کی گئی ہیں، ان کی تفصیل بمعہ رسید ایئر وائز الگ الگ فراہم کی جائیں نیز گزشتہ تین سالوں میں کوہاٹ ریسٹ ہاؤس پر صرف شدہ رقم اور مرمت کی تفصیل بمعہ اصل رسیدوں کے فراہم کی جائے۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن کوہاٹ کا ریسٹ ہاؤس ڈپٹی کمشنر کے چارج میں ہے جس کی مرمت وغیرہ ٹی ایم اے کوہاٹ سے ہوتی ہے۔ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کو مذکورہ ریسٹ ہاؤس کی مرمت کیلئے سال 2013 سے تاحال کوئی فنڈ جاری نہیں ہوا۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے زیر سایہ مختلف اضلاع میں ریسٹ ہاؤسز و سرکٹ ہاؤسز پر جو رقوم سال 2013 سے تاحال خرچ کی گئی ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہیں:

YEAR 2013-14			ضلع ایبٹ آباد	
S.No.	NAME OF SCHEME	A.A	FUND RELEASE	EXPENDITURE
1.	Special repair to Chand view Rest House Murree S.H. Civil & Electric Work	760000	760000	760000
2.	AOM&R special repair to Murree Road Rest House Nathiagali SH:Electric Work	1296000	1296000	1296000

YEAR 2014-15				
S.NO	NAME OF SCHEME	A.A	FUND RELEASE	EXPENDITURE
1.	AOM&R special repair to KPK House, Pine Cottage, additional Cottage, Sectt Cottage, Murree Road Rest House	524000	524000	524000

	Nathriagali, SH:Electric Work			
2.	AOM&R/Special Repair to Chand View Rest House Murree	524000	524000	524000
3.	AOM&R/Special Repair to Murree Road Rest House, SH Civil & electric work	2545000	2545000	2545000

YEAR 2015-16				ضلع ایبٹ آباد
S.NO	NAME OF SCHEME	A.A	FUND RELEASE	EXPENDITURE
1.	Annual Maintenance & Special repair to Murree road Rest House	3127000	3127000	3127000

YEAR 2015-16				ضلع ایبٹ آباد
S.No.	NAME OF SCHEME	A.A	FUND RELEASE	EXPENDITURE
1.	Nil	3127000	-	-

مفتی سید جانان: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ میں تو سوال سے مطمئن ہوں لیکن یہ مجھ سے پہلے میرے دوساتھیوں نے جو گلہ کیا یہی گلہ میرا بھی ہے، میرے حلقے کا ایم این اے صاحب پی ٹی آئی سے اس کا تعلق ہے، وہ میری سکیموں کا افتتاح کر رہا ہے، سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ حتیٰ کہ میرے خیال میں دو ہفتے، تین ہفتے پہلے پی ٹی آئی کے کارکن اور ہمارے جمعیت کے کارکنوں کا جھگڑا ہوتے ہوتے رہ گیا، میری یہ گزارش ہے کہ اگر میرا حق ہے، ایم پی ایز کا حق ہے تو ایم پی

اے کو ان سکیموں کا افتتاح کرنا چاہیئے، اگر میرا حق نہیں، میرے خیال میں آج سی ایم صاحب کا اخبار میں بہت بڑا بیان آیا ہوا ہے کہ مرکزی لوگ آکر ہماری سکیموں کا افتتاح کر رہے ہیں تو میرا منسٹر صاحب سے، ہیلتھ منسٹر صاحب سے، سی اینڈ ڈبلیو منسٹر صاحب اور ایجوکیشن منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ اگر میرا حق ہے تو مجھے افتتاح کرنے دیں، اگر ان کا حق ہے تو اس کو افتتاح کرنے دیں، ڈی سی صاحب کو میں نے بتا دیا، ڈی پی او صاحب کو میں نے بتا دیا، کمشنر صاحب کو بتا دیا ہے، شاہ فرمان صاحب کے دفتر میں میں نے لکھ کر کے دے آیا ہوں اس کو، تو میں اس سوال سے مطمئن ہوں لیکن میری گزارش یہ ہے کہ اگر میرا حق ہے تو مجھے دیا جائے، اگر ایم این اے کا حق ہے ان کو دیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر چیف! منسٹر صاحب کے سٹینڈنگ آرڈرز ہیں کہ سکیم کا افتتاح وہ شخص کرے گا جس کو میں نے سکیم دی ہے۔ اگر ایم پی اے کی سکیم ہے، بے شک وہ اپوزیشن کا ممبر ہے، اس سکیم کا افتتاح وہ ممبر خود کرے گا، اگر کوئی ایک آدھ چھوٹی موٹی سکیم انہوں نے کسی ایم این اے کو دی ہے، پھر وہ اس کا Right ہے Otherwise کسی ایم این اے کا Right نہیں ہے کہ وہ کسی ایم پی اے کی سکیم کا افتتاح کرے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

مفتی سید جانان: کوئی نہیں دیا ہے، کوئی ڈائریکٹیو اس کو نہیں دیا ہے، میری سکیم ہے، میرے حلقے کی سکیم ہے، وہ افتتاح کر رہے ہیں اس سکیم کا۔

Madam Deputy Speaker: Akbar Ayub Sahib!You should look into this.

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم! روڈ سائڈ پہ کوئی ایسی چیز ہوئی ہے تو اس کی Responsibility اٹھاتا ہوں اور اس کی ہم تصحیح کریں گے، اگر ایکسیئن نے یا ڈیپارٹمنٹ نے کیا ہے تو وہ غلط کیا ہے میڈم سپیکر!

Madam Deputy Speaker: Next Qustion,Jafar Shah Sahib
Mr.Jafar Shah: Thank you,Madam Speaker,This is 5254

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 5260۔

جناب جعفر شاہ: کونسا ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 5260۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھااوکے، ہاں اچھااوکے، آپ کاایک رہ گیا تھا، ہاں5254 You are right,

* 5254 _ جناب جعفر شاہ: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر کوہستان سے ملانے لوگوں کے آنے جانے میں آسانی کیلئے اور علاقے میں سیاحت کوفروغ دینے کیلئے ایک کچی سڑک موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ وقتاًفوقتاً مذکورہ سڑک کو بہتر بنانے کیلئے منصوبہ بندی ہوتی رہی ہیں جبکہ دیر کی طرف سے سڑک کی تعمیر کی منظوری بھی ہوچکی ہے؛

(ج) اگر(الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں توسوات کوہستان میں اتروڑ کی طرف سڑک کی تعمیر کیلئے کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے یہ منصوبہ نامکمل ہے، آیا محکمہ اس منصوبے کی تکمیل کیلئے کیا حکمت عملی رکھتاہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبرایوب خان(مشیر برائے مواصلات وتعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، کالام تااتروڑ 12 کلو میٹر روڈ کی منظوری ہوچکی ہے اور اس پر کام شروع ہو چکا ہے لیکن دیر کی طرف سے فی الحال کوئی سکیم اے ڈی پی میں شامل نہیں ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ کالام تااتروڑ روڈ پر کام شروع ہو چکا ہے۔

جناب جعفر شاہ: ہاں 5254 ہے میڈم! اس میں ایک تو یہ شارٹ کوسچین ہے، میں نے اتروڑ تا کالام سڑک کے بارے میں پوچھا تھا، انہوں نے جواب دیا ہے کہ کالام ٹو اتروڑ سڑک پہ کام شروع ہے۔ بیشک اس پہ کام شروع ہے، اس میں میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو تھوڑا Expedite کریں اور فنڈ بھی دیں تاکہ وہ کام جلدی تکمیل تک پہنچ جائے، موسم کا بھی ہے لیکن اتروڑ ٹو دیر کوہستان یہ بہت Important road ہے اور جس طرح انہوں نے نلوٹھا صاحب کو جواب دیا کہ کوئی درمیانہ راستہ نکالیں گے تو وہاں پہ بھی درمیانہ راستہ نکالیں، اکبرایوب صاحب۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبرایوب صاحب! جی۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی شاہ صاحب! تھینک یو ویری مچ۔ میڈم! وہ نلوٹھا صاحب کا وہ اتنا بڑا نہیں ہے، یہ بہت بڑا روڈ ہے، اس کا فیز ون 414 ملین کی لاگت سے کام شروع ہے ان شاء اللہ، شاہ صاحب! یہ بہت Important road ہے، یہ ٹورازم کیلئے بہت Important road ہے، ہم ٹورازم والوں سے بھی ان شاءاللہ Takeup کریں گے اور As a phase-II ڈیپارٹمنٹ کا پلان یہی ہے کہ فیز ٹو ہم ان شاء اللہ اگلے سال کی اے ڈی پی میں جو بقایا حصہ ہے، اس کو بھیجیں گے ضرور، یہ صوبے کیلئے بہت Important road ہے، ٹورازم کیلئے بہت Important ہے۔

Medam Deputy Speaker: Thank you.Jafar Shah Sahib. Next question 5256.

* 5256 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مدین ٹاؤن کے مشرق میں ہزاروں لوگوں کیلئے ایک مین رابطہ سڑک ہے جو کہ کئی سال قبل تعمیر کی گئی تھی؛

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ سیاحت کیلئے ایک منفرد مقام رکھتا ہے، بشیر گرام جھیل اس وادی میں واقع ہے اور محکمہ نے سیاحوں کیلئے کروڑوں روپے کی لاگت سے ایک سیاحتی کیمپ بھی قائم کیا ہے، آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے جس سے لوگوں کو آمد و رفت میں سخت مشکلات درپیش ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ اس سڑک کی تعمیر/بحالی کا ارادہ رکھتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، مدین چیل شنکو بشیر گرام روڈ والئی سوات کے دور میں تعمیر کیا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں، یہ علاقہ سیاحت کیلئے مشہور ہے، لیکن سیاحتی کیمپ کے قیام سے متعلق معلومات محکمہ سیاحت سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ج) جی ہاں۔ مذکورہ سڑک کی تعمیر/بحالی کیلئے فی الحال کوئی سکیم اے ڈی پی میں شامل نہیں ہوئی ہے۔

جناب جعفر شاہ: میڈم! تھینک یو ویری مچ، یہ بھی بہت ہی Important ہے اور وہاں پہ یہ East of Madyan ٹورازم والوں نے وہاں پہ ایک کیمپ بھی بنایا ہے کروڑوں روپے کی لاگت اس پہ آئی ہے اور وہ روڈ کافی عرصہ ہوا میڈم سپیکر! میرے خیال میں کئی دہائیاں ہوئیں کہ اس پہ آپریشنل اور Maintenance کا بھی کام ابھی تک نہیں ہو سکا اور ہزاروں لوگ وہاں پہ رہتے ہیں، تو میں نے ریکویسٹ بھی کی تھی، بجٹ میں ریکویسٹ کی تھی، میں ریکویسٹ کروں گا کہ اسی میں آپ کچھ کر سکتے ہیں، مجھے پتہ ہے کہ ،اس سال یہ جو رواں سال ہے،اس میں اس کیلئے کچھ رکھیں اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: شاہ صاحب! ایم اینڈ آر میں آپ کو اس کیلئے کچھ دیں گے کہ اس کو کچھ بہتر کر دیں۔ میڈم! شاہ صاحب کا جو حلقہ ہے It is paradise for tourists اور میں بالکل ان سے Agree کرتا ہوں کہ اس حلقے کو، ان روڈز کو جتنا بھی ہم بہتر کریں گے تو لاکھوں ٹورسٹس اس علاقے میں آئیں گے اور اس علاقے کی تقدیر بدل سکتی ہے I am going to have a meeting espeacially with Chief Minister، شاہ صاحب کو بھی بٹھائیں گے، ٹورازم کے حوالے سے اور علاقائی ترقی کے حوالے سے، میں چاہوں گا کہ ہم دونوں مل کے سی ایم صاحب کے ساتھ بیٹھ کر میٹنگ کر لیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Very good۔جی آپ کا کوئسچن ابھی ہے، بیٹھیں نہیں، نیکسٹ کوئسچن 5260۔

* 5260 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2010 کے سیلاب میں حلقہ پی کے 85 رابطہ سڑکیں اور پل مکمل تباہ ہو گئے تھے جن میں کئی دوبارہ بحال کئے گئے جن کی تعداد 19 ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ وزیر صاحب کی اسمبلی فلور پر یقین دہانی کرانے کے باوجود چند اہم رابطہ پل باڈالئی (مدین) کارین گجر گبرال، بیلہ گجر گبرال، آئین بحرین اور آریانی رابطہ پل پر ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ پلوں کی تعمیر کیلئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور ان پر کب تک کام شروع ہوگا تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) 2010 کے سیلاب کے دوران حلقہ پی کے 85 میں تباہ ہونے والے پلوں میں سی اینڈ ڈبلیو کے صرف 15 پل تھے جو کہ تمام کے تمام بحال کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) مذکورہ پلوں میں سے دو پل بیلہ گجر گبرال اور آریانی تعمیر کئے جا چکے ہیں جبکہ رابطہ پل باڈالئی (مدین) کارین گجر گبرال آئین بحرین کو آئندہ سال کی ڈرافٹ اے ڈی پی میں تجویز کریں گے۔

(ج) تفصیلاً جواب جز (الف) اور (ب) میں دیا گیا ہے۔

جناب جعفر شاہ 5260 یہ میڈم! سڑکوں اور پلوں کے حوالے سے ہے اور یہاں پہ انہوں نے کہا کہ ایک پل کا انہوں نے کہا ہے، بیشک اس پہ تھوڑا سا کام ہوا ہے لیکن یہ دوسرا پل بہت Important ہے اور یہ میں نے چیف منسٹر صاحب سے، اس نے لکھا بھی ہے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو، فنانس کو بھی لکھا ہے اکبر ایوب صاحب نے، بجٹ سے پہلے انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ اس کو ہم کر لیں گے، یہ میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو کر لیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی، اکبر ایوب صاحب! جواب دیں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر! یہ سیشن سے پہلے بھی میری شاہ صاحب سے بات ہوئی ہے، اس میں ان شاءاللہ کوئی درمیانہ راستہ نکالیں گے، یہ اتنا بڑا برج نہیں ہے، چھوٹا برج ہے، اس میں جو ان شاء اللہ ہو سکے گا اور باقی پندرہ برجز ہم نے آپ کو اللہ کے فضل سے مکمل کر کے دے دیئے ہیں اور بڑے اچھے کوالٹی کے برجز مکمل ہوئے ہیں۔

جناب جعفر شاہ: میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ پندرہ برجز گزشتہ حکومت میں پایہ تکمیل تک پہنچ چکے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: پیسے ہم نے دیئے ہیں۔

جناب جعفر شاہ: نہیں، اسوقت میں نے مکمل برجز کا افتتاح کیا تھا، میں ممبر تھا اسوقت (قہقہہ)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، تھینک یو جی۔Next once again جعفر شاہ صاحب! سارے کوسچنز آپ کے ہیں، 5261۔

* 5261 _ جناب جعفر شاہ: کیاوزیر مواصلات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2010 کے سیلاب میں صوبے خصوصاً بالائی سوات میں رابطہ سڑکیں اور پل تباہ ہو چکے تھے جن میں بیشتر کی بحالی ہو چکی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بالائی مدین کے مقام پر واحد رابطہ پل سیلاب میں تباہ ہو چکا تھا جس سے ہزاروں لوگ اب تک مشکل میں ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ پل کا پی سی ون تیار کر کے دفتر پہنچایا گیا لیکن تاحال اس پل پر تعمیراتی کام کیوں شروع نہیں کیا جاسکا نیز مذکورہ پل کی تعمیر کب تک شروع کی جائے گی؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، مذکورہ سڑکیں اور پل بحال کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) باڈالئی کا رابطہ پل سی اینڈ ڈبلیو نے نہیں بنایا تھا بلکہ یہ پل محکمہ جنگلات کے ایک ٹھیکیدار نے اپنی سہولت کیلئے بنایا تھا جو کہ 2010 کے سیلاب میں تباہ ہو گیا تاہم لوگوں کی آمد ورفت کو آسان بنانے کیلئے محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے کئی بار اس کا Approch road کو بحال کیا ہے۔

(ج) مذکورہ پل کی تعمیر کو محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے ڈرافٹ اے ڈی پی میں تجویز کیا تھا لیکن فنڈز ناکافی ہونے کیوجہ سے فائنل اے ڈی پی میں شامل نہیں ہو سکا مذکورہ پل کو آئندہ سال ڈرافٹ اے ڈی پی میں دوبارہ تجویز کیا جائے گا۔

جناب جعفر شاہ: اچھا یہ بھی میرا ہے، 5261 میڈم! اس میں تھورا مسئلہ ہے، تھینک یو میڈم سپیکر۔ یہ بھی اسی سے متعلقہ ہے اور وہی پل ہے جو دو پل میں نے دیئے تھے، یہ میری ریکویسٹ ہو گی کہ یہ تین چیزیں بہت Important ہیں، آپ کمٹمنٹ کر۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ آپ اور وہ چیف منسٹر صاحب کے ساتھ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب جعفر شاہ: چیف منسٹر صاحب نے بھی کمٹمنٹ کی ہے یہاں پہ۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: شاہ صاحب! میں سی ایم صاحب کے ساتھ ڈسکشن کے بغیر Commitment fully نہیں کر سکتا، میڈم! یہ ایک چھوٹا سا برج ہے، یہ سی اینڈ ڈبلیو کا برج نہیں تھا، یہ جنگلات کا ایک کنٹریکٹر تھا، اس نے اپنی سہولت کیلئے بنایا تھا، اس کا ہمیشہ Approch road خراب ہو جاتا تھا، C and W should look after it بھی وہ Bag ہے اتنا بڑا نہیں ہے چھوٹا ہے ان شاءاللہ اس میں ہم ان کو ہیلپ کریں گے ان شاءاللہ۔

جناب جعفر شاہ: وہ چھوٹا بنا لیں نا۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: شاہ جی، بنا کے دیں گے نا، ان شاءاللہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وہ کہتے ہیں، بنا کے دیں گے جعفر شاہ صاحب! تھینک یو۔ مفتی جانان صاحب کا تو کوسچن ہو گیا، Next one مفتی جانان صاحب! آپ کا دوسرا کوسچن 5263۔

* 5263 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ خزانہ نے محکمہ مواصلات و تعمیرات کو مختلف فنڈز دیئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات نے ان فنڈز کو مختلف اضلاع کے دفاتر کو دیئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ مواصلات و تعمیرات نے مختلف اضلاع کو کتنا کتنا فنڈ دیا گیا ہے، ضلع وائز اور ایئر وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) محکمہ مواصلات و تعمیرات کو گزشتہ تین سالوں کے دوران مختلف شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر کیلئے جاری شدہ فنڈز ضلع وائز اور ایئر وائز الگ الگ مکمل تفصیل درج ذیل ہے۔

S.NO	NAME OF DIVISION	YEAR	BUDGET ALLOCATION	RELEASES
1.	XEN H/WAY DIVISION, PESHAWAR	2013-14	1097.96	219.479
		2014-15	1201.386	1217.165
		2015-16	1334.919	1566.911
		2016-17	429.328	939.101

2.	XEN BLDG; DIVN;I PESHAWAR	2013-14	354.761	354.761
		2014-15	326.8867	326.8867
		2015-16	384.318	384.318
		2016-17	326.663	322.163
3.	XEN BLDG; DIVN;2 PESHAWAR	2013-14	706.577	684.445
		2014-15	1019.004	702.778
		2015-16	1088.899	557.880
		2016-17	616.530	687.256
4.	CIVIL SECRETARIAT (IT/MIS+GIS)	2013-14	30.00	10.580
		2014-15	4.130	9.530
		2015-16	11.150	5.562
		2016-17	0.978	0.056
5.	PAKHTUNKHWA HIGHWAY AUTHORITY	2013-14	3832.096	12089.859
		2014-15	2972.346	5206.421
		2015-16	4384.440	5476.849
		2016-17	4695.070	9396.180

مفتی سید جانان: یہ میڈم! میں نے فنڈز ریلیز کے بارے میں سوال کیا ہے، مجھے جو تقریباً ستائیس اضلاع اور کچھ یہ تفصیل مجھے بتائی گئی ہے، اس میں سب سے زیادہ پشاور ایک لاکھ اٹھانوے ہزار چار ملین اور دوسرے نمبر پر نو ہزار آٹھ سو پچاس ملین مردان کا اور اسی طرح نو ہزار سات سو چوالیس ملین نوشہرہ کا۔ اسی طرح جاتے جاتے میرے خیال میں سب سے جو کم دیا گیا ہے، وہ ٹانک کو دیا گیا ہے، چار سو سینتیس ملین اور دوسرے نمبر تورغر کو جو سب سے کم دیا گیا ہے بٹگرام کو پانچ سو چھیانوے ملین۔ میری گزارش یہ ہے کہ کس بنیاد پہ یہ منسٹر صاحب نے یہ ریلیز کیا ہوا ہے، تین سالوں کا چار سالوں کا اس میں کچھ اضلاع کیلئے بالکل بہت کم ہے، آبادی کی مناسبت سے یا نفوس کی مناسبت سے یا سکیموں کی مناسبت سے اور میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب مجھے جواب دیں اور اس کو کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر! یہ میں فنڈز ریلیز نہیں کرتا اور نہ ہی Allocate کرتا ہوں، یہ ساری اسمبلی مل کے جب بجٹ پاس ہوتا ہے اس کے اندر یہ فنڈز کی منظوری ہوتی ہے اور تمام ایلوکیشنز کی منظوری بجٹ کے ساتھ ہوتی ہے، یہ وہ ٹائم ہے، اگر کسی کو اعتراض ہے کہ ان کو فنڈنگ کم ہو رہی، وہ ٹائم ہے اس کے اوپر اٹھیں اور بات کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: میں تو یہی کہہ رہا ہوں کہ مثلاً کوہستان کو 725 ملین دیا ہے اور لکی مروت کو 1774 ملین دیا ہے، ٹانک کو 437 ملین دیا ہے، ہنگو کو 1120 ملین دیا ہے، یہ کس بنیاد پہ دیا گیا ہے؟ یہ وضاحت کریں ذرا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر! میں دے دوں پھر وہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں فنانس منسٹر سے پوچھنا چاہتی ہوں، Finance Minister! Can you help him out یہ جو ایلوکیشن آف فنڈ ہے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم! میں جواب دیتا ہوں کہ اس طرح ہے کہ ابھی پشاور کا Portfolio اور ہنگو یا ٹانک کا Portfolio برابر نہیں ہو سکتا، کوئی بڑے شہر ہیں کوئی چھوٹے شہر ہیں، کہیں آبادی زیادہ ہے کہیں کم ہے، کہیں زیادہ سکیمز ہیں، کہیں کم سکیمز ہیں، اس کے مطابق جتنا Portfolio جس ڈسٹرکٹ میں میڈم ہوتا ہے، اس کے مطابق فنڈنگ فنانس ہمیں کرتا ہے۔

Madam Speaker: Ji.Can you help him out?

(قہقہہ)

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری؟ چلیں، اوکے جی، ستار صاحب، ستار صاحب، ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر! یہاں پر ہم اس سوال کو دیکھتے ہیں تو منسٹر صاحب کے ہاں جو ضلع ہے، مطلب ہے ہری پور کو 1629 ملین ملے ہیں اور میرے کوہستان کو 400 ملین، جس آبادی کی بات منسٹر صاحب کر رہا ہے، میرے کوہستان کی آبادی اس وقت 2017 کی Census کےمطابق 29 لاکھ ہے، میرا ضلع ایریا کے لحاظ سے ان کے ضلع سے چار گنا بڑا ہے تمام ڈیویلپمنٹل سکیمیں ہماری فنانس سے ریلیزنگ نہ ہونے کی وجہ سے پی ایچ ای میں اور سی اینڈ ڈبلیو میں وہ پڑی ہوئی ہیں، کیا فارمولا ان کے پاس ہے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس صوبے کیلئے جو ریلیزنگ کا فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ان کے پاس کیا فارمولا ہے، کس بنیاد پہ یہ کیس ٹو کیس کرتے ہیں؟ Lump sum کرتے ہیں، ڈسٹرکٹ وائز کرتے ہیں یا سکیمز کی بنیاد پہ یہ ریلیز کرتے ہیں؟ یہ ہمیں بتایا جائے ہماری ساری سکیمیں خیبر پختونخوا میں مختلف علاقوں میں وہ Sick

project میں چلی گئی ہیں، یہ ریلیز نہ ہونے کی وجہ سے 64 سکیمیں میری پی ایچ ای کی پچھلے سال کی، وہ ابھی آج تک ان کی ریلیز نہیں ہو سکی ہے۔

Madam speaker: Akbar Ayub sahib! I think Finance Minister dose not want to help you میں نے تین دفعہ انہیں کہا ہے۔

Advisor for Communication and Works: I don't know Madam Speaker, he is busy.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ جواب دے دیں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی میڈم سپیکر! انہوں نے ہری پور کا موازنہ کیا ہے کوہستان سے، کوہستان بھی ہمارا اپنا ہی علاقہ ہے، ہزارے کے ہمارے بھائی ہیں، صرف چھوٹے موٹے فرق ہوتے ہیں۔ Hari pure after Peshawar, I think, is the biggest contributor to the economy of this Province. سب سے زیادہ دوسرے نمبر پر آمدن ہری پور دیتا ہے، ہری پور کا موازنہ نہیں کرتے میڈم سپیکر! لیکن میڈم سپیکر! جس طرح اس دفعہ ایک بڑا Step چیف منسٹر صاحب نے اٹھایا کہ کہ فرسٹ کوارٹر میں ہمیں دو کوارٹرز کے پیسے ریلیز ہوئے، جو Allocations تھیں، وہ ہم نے اسی طریقے سے ریلیز کر کے آپ کو دے دیں۔ ابھی Allocation رکھنا میڈم سپیکر! اس میں فنانس بھی Involve ہے، پی اینڈ ڈی بھی Involve ہے اور Main چیز یہ ہے کہ جب آپ بجٹ پاس کرتے ہیں، اس کتاب کے اندر آپ کے سامنے آ جاتا ہے، آپ کی کونسی سکیم کی کتنی Allocation ہے؟ جس طرح میڈم! میں نے پہلے کہا ہے، وہ ٹائم ہے اس چیز کو Pick up کرنے کا اور اس کے اوپر اگر احتجاج کرنا ہے، اس کو بڑھانا ہے تو That is the time, I think ٹائم ابھی گزر چکا ہے، ابھی انتظار کرنا پڑے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: منسٹر صاحب ہمیں میڈم! یہ بتائیں کہ ہم حلقہ وائز دے رہے ہیں، لوگوں کے دے رہے ہیں لوگوں کے نفوسوں کی وجہ سے دے رہے ہیں کہ کتنی آبادی ہے، اس بنیاد پہ دے رہے ہیں یا سکیموں کی بنیاد پہ دے رہے ہیں؟ اسلئے میری تسلی نہیں ہے، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی بھیج دیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب، اب کوئسچنز آور میں بس پانچ منٹ باقی ہیں جی، باقی کوئسچنز رہ جائیں گے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر! جس طرح میں نے پہلے کہا ہے، یہ بجٹ کے اندر ایک لمبی چوڑی بحث کے بعد یہ سب چیز پاس ہو گئی تو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج کے I think exchequer کا بھی نقصان ہے اور Time waste ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، انیسہ بی بی نے ابھی تک بات نہیں کی ہے، جی انیسہ بی بی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم! یہ تھوڑا سا مجھے ٹیبل میں کنفیوژن آ رہا ہے، یہ تو خیر اب آپ دیکھیں جو ہاؤس Decide کرے، یہ جو انہوں نے کالم دیئے ہوئے ہیں، اس میں ایک دیا ہوا ہے جو سب سے پہلا ہے، وہ تو سال دیا ہوا ہے، دوسرا بجٹ ایلوکیشن ہے اور پھر تیسرا ہے ریلیز ز، تو جو میرے آنریبل ممبر نے اٹھایا، مثال کے طور پر کوہستان کا ہی میں دیکھ رہی تھی کہ 2016-17 کیلئے ایلوکیشن 387.877 ملین ہے لیکن ریلیز 445 ہو گیا، یہ میں اس کو نہیں سمجھی کہ ایلوکیشن سے زیادہ ریلیز کیسے ہو گئی؟

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر! کچھ سکیمز ہوتی ہیں، ایک سکیم ہے، اس کا کنٹریکٹر تگڑا ہے، وہ کام جلدی کر رہا ہے، وہ اپنی جیب سے لگا کر کام کر دیتا ہے، پھر ہمیں جو ہمارا آفس ہوتا ہے جو ڈسٹرکٹ میں وہ ڈیمانڈ بھیجتا ہے جی کہ ادھر Liability create ہو گی، ہم فنانس کو Forward کر دیتے ہیں، فنانس کے پاس اگر پیسے ہوں تو ہمیں زیادہ پیسے دے دیتا ہے۔ کچھ سکیمز ہوتی ہیں جن کی ایلوکیشن بھی ہوتی ہے، لیکن موقعے کے اوپر کام نہیں ہو رہا ہوتا، پراگریس نہیں نکل رہی ہوتی، پھر جب تک پراگریس وہ جو Quarterly report ہے اس میں پراگریس نظر نہ آئے تو ہم پیسے نہیں دیتے ان کو، جب تک موقع پہ پیسے خرچ نہ ہو رہے ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اوکے، جی انیسہ بی بی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تھینک یو۔ In that case پھر یہ بات جو آنریبل ممبر کر رہے ہیں کہ یہ آپ لوگوں نے منظور کیا بجٹ کے ٹائم پہ، یہ تو آنریبل ممبر نے Allocate کیا تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ممبرز کے باہر کی بات ہے، پھر ان کی ایلوکیشن کے مطابق تو پھر یہ بات نہ ہوئی، پھر تو اس کا مطلب ہے ان کی

Allocation is meaningless، یہ تو بس جب ٹھیکیدار کوئی اچھا نکل آیا قسمت سے تو اس ڈسٹرکٹ کے مزے ہو گئے اور اگر ایسا نہ ہوا اور پھر ایسے ٹائم پہ فنانس منسٹر بھی چپ سادھ کر کے کہتے ہیں کہ میں اس پہ کوئی Commit نہ کروں تو یہ تو پھر ہاؤس کے ساتھ مذاق ہوا نا میم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر صاحب آپ تو I don't know he is so busy یہ اکبر ایوب صاحب! اب Carry on کریں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم! This is a very small percentage of schemes جس میں اس طرح ہوتا ہے، ہر جگہ آپ دیکھیں Normally ninty five percent وہیں ہیں جو ایلو کیشن ہے، وہی ریلیز ہیں، بہت کم جگہ پہ ہوتا ہے اور کبھی کبھی کچھ جگہوں پہ زیادہ اس طرح ہیں کہ آخر میں جو Saving ہوتی ہے تو وہ سپلیمنٹری میں ہمیں ڈیپارٹمنٹس کو گورنمنٹ ایکسٹرا پیسے دیتی ہے، پھر کوئی چیزیں جو Due for completion ہوتی ہیں جو ہم سمجھتے ہیں اگر ان کو پیسے دیں تو مہینے دو میں ہم اس کو ٹائم سے پہلے Complete کر سکتے ہیں ہم وہاں ایکسٹرا پیسے دے دیتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے مفتی جانان صاحب! If you agree with me، تاسو کمیټې له وایئ۔

مفتی سید جانان: جی کمیټۍ ته د اولیږئ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب! هغوئ کمیټۍ ته وائی، بھیج دیں؟

(شور)

ایک رکن: نہ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب! که داسې اوکړئ چې تاسو، هغوی وائی چې ما سره کښېنئ او تاسو ته او دا لکه کلیئر نه کړی۔

مفتی سید جانان: جی زه به میډم! یو دوه سوالونو باندې مطمئن ووم، ما وئیلې چې مطمئن یم حالانکه نه یم مطمئن خو ما د منسټر صاحب د وجې نه، منسټر صاحب له چې مونږ کله هم ورغلی یو نو مونږ ته ئې عزت راکړے دے، ما دې وجې نه اووئیلې چې زه مطمئن یم، ګنی دا څیز ما ته اوس ملاؤ دے، دا به قانونی طور

باندې ما ته یوه ورځې، دوه ورځې به ما ته مخکښې ملاویدو، دا ما ته اوس ملاؤ دے، دا پلنده به زه اوس لسو منټو کښې ځنګه ګورم؟ ما سره خو جنات نشته دے چې دا زه اوګورم خو ما د منسټر صاحب د وجې نه بل سوال له هم وئیلی وو چې دې نه زه مطمئن یم، دا به زما ګزارش وی چې دا کمیټۍ ته اولیږه۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم سپیکر! میرے سارے Colleagues کا اور میرا بھی یہی مشورہ ہے I think اس پہ ووٹنگ کروالیں تو بہتر رہے گا جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چلیں او کے ووٹنگ کرا لیں (شور) دیکھیں کونسچنز آور ختم ہو گیا، یہ باقی لوگوں کے کونسچنز رہ گئے ہیں نا، تو جی جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر! میری گزارش ہو گی چیئر سے بھی اور Through Chair to the honourable Minister، یہ بہت Important ہے، یہ ٹریژری بنچز کیلئے بھی بہت Important ہے، اس کو بھیج دیں کمیٹی میں تاکہ ہم ڈسکس کر لیں، It is good. کوئی حرج نہیں ہے اس میں، اس میں کوئی حرج نہیں۔

مفتی سید جانان: منسٹر صاحب سے ہماری درخواست ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

Advisor for Comunication and Works: Madam! I think we will go for voting.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم! یہ کوئی اس کی بات نہیں ہے، نمبرز کی بات نہیں ہے، ہمیں پتہ ہے اکبر ایوب صاحب بہت ذمہ دار وہ Concerned Minister ہیں، ہمیں ابھی انہوں نے اپنے ممبرز پورے کر لئے ہیں، میرے خیال میں جلدی جلدی تو اسلئے They are confident لیکن جب ایک بات صحیح فلور پر جواب اگر ہے تو پھر اس میں کیا گھبرانا؟ یہ تو سب ان کے بھی دلوں کی بات ہے، ہم تو کوئی وہ تو نہیں کر رہے، ممبران کی تسلی ہو جائے گی اور اس پر ہم سمجھ لینگے جو ممبرز ہیں کہ وہ آپ کے اس کو سمجھا

دیں۔ میرا خیال ہے پی ٹی آئی گورنمنٹ کا سب سے بڑا جو Haul mark ہے وہ ٹرانسپیرنسی ہے تو پھر یہ تو خود وہ اس کو وہ کریں۔

(قطع کلامی)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی اکبر ایوب صاحب!

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی</u>: He should be able کہ آپ بھیجیں۔

<u>Advisor for Communication and Works</u>: Madam, it is very transparent, the documents we have given them, all the documents.

اس میں اگر کوئی غلط چیز ہے تو They should pin point it، ہم نے ڈاکومنٹس ان کو دے دی ہیں And I think ادھر اس طرف Consensus ہے کہ اس کو کمیٹی میں نہیں بھیجنا، We have to go for voting, thank you میڈم! آپ ووٹنگ کا۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اچھا جی، وہ ووٹنگ نصر اللہ صاحب! Is it the desire of the House that Question No.5263, Asked by the honourable Member, may be referred to the Committee? لیکن جو کاؤنٹنگ کی ہے تو اس میں ٹریژری بنچز کے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Those who are in favor it may say ‘Yes’.

<u>Members</u>: Yes.

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Those who are against it may say ‘No’.

<u>Members</u>: No.

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Okay. as the ‘Nos’ are more, ‘Nos’ are twenty nine

<u>ایک رکن</u>: نہ جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اچھا۔ ‘Nos’ are Thirty and ‘Yes’ are Twenty, so that’s why it can’t go to the Committee. (شور) جی اوکے، ہاتھ کھڑا کر کے کر لیں۔ انیسہ بی بی! یہ نمبرز اب ہو گئے 20 اور 30 لیکن یہ ہے کہ If you want کہ یہ کھڑے ہو جائیں تو کھڑے بھی ہو جائیں گے ٹھیک ہے! اوکے (شور) اوکے، بس کاؤنٹ کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(شور)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> 32،اوکے انیسہ بی بی! اس سائیڈ والے کھڑے ہو جائیں۔

(شور)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> کتنے؟ اچھا اس سائیڈ کے کتنے؟ (شور) Those who are against may say 'No'. وہ کھڑے ہو گئے، Those who says 'Yes', it should go to the Committee, please وہ کاؤنٹ کریں یہ۔

(شور)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(شور)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اچھا 20 32 اچھا، د تریژری بینچز 32 and the opposition 21. اچھا نیکسٹ کوئسچن ہے، اچھا جی نیکسٹ کوئسچن ہے، مفتی جانان صاحب، یہ کوئسچن نمبر ہے (تالیاں) جی 5264، Please order in the House please, ٹائم کوئسچنز آور کا ختم ہو گیا ہے Already میں ایکسٹرا ٹائم دے رہی ہوں۔ جی مفتی جانان صاحب، 5264

* 5264 _ <u>مفتی سید جانان:</u> کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہر سال سرکاری کوارٹروں، بنگلوں کی بحالی و مرمت کیلئے رقم مختص کی جاتی ہے جس کا باقاعدہ حساب کتاب بھی ہوتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2014 سے تاحال ان سرکاری گھروں اور کوارٹروں کیلئے مختص شدہ رقم کی تفصیل اور تعداد بتائی جائے، نیز ہر سال ہر کوارٹر پر صرف شدہ رقم کی تفصیل اخبار کے ٹینڈرز اور ٹھیکیدار کے ناموں کی تفصیل الگ الگ ایئر وائز فراہم کی جائے؟

<u>مشیر برائے مواصلات و تعمیرات:</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) پی بی ایم سی کے زیر انتظام سرکاری کوارٹروں اور بنگلوں کی بحالی و مرمت پر جو رقوم 2014 سے تاحال خرچ ہوئی ہیں، اخبار کے ٹینڈرز اور ٹھیکیدار کے ناموں کی مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے اور مزید برآں اس کا باقاعدہ حساب کتاب بھی رکھا جاتا ہے۔

مفتی سید جانان: میډم ما ته چې کوم تفصیل راکړے شوے دے، دا تفصیل غیر تصدیق شده تفصیل دے۔ د دې سرکاری چې کوم خلق کوارټرو کښې اوسیږی، هغوی نه هیڅ تصدیق د دې نشته دے، دا چې چا سره دا زمونږ مقدمه ده، هم هغه خلقو دا څیزونه جمع کړی دی۔ مثال په طور باندې تاسو ته زه د یو ځائې نشاندهی کومه، گلشن رحمان کالونی آفیسرز بلاک B-30 نمبر دغه کښې څه دغه تفصیل کښې دوئ ما ته کومه خرچه ښودلې ده، دا دغه مالک مکان نه تصدیق شده نه ده، زما به دا درخواست وی چې دا د کمیټۍ ته لاړ شی یا دې د تصدیق شده نقول چې څوک دغه کورونو کښې اوسیږی، هغه تصدیق شده نقول د مونږ ته راکړے شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

مشیر برائے مواصلات وتعمیرات: میڈم! ہم تصدیق شدہ نقل ان کو دے دیں گے، میڈم! یہ 2008 سے 2013 تک، جتنے بھی یونٹس ہیں، ان پہ تقریباً Eight hundred million annually خرچ ہوتا رہا ہے، جب سے پی ٹی آئی کی گورنمنٹ آئی میڈم! پہلے یہ ہوتا تھا کہ ایک کالونی کے لئے Lump sum allocation کر دی جاتی تھی اور آگے سے بندر بانٹ ہوتی تھی جو زیادہ جس کی سفارش ہے، وہ اپنے گھر کیلئے زیادہ پیسے لے لیتا تھا۔ ہماری گورنمنٹ آنے کے بعد میڈم! ابھی ہر یونٹ کا ہر کام کا پی سی ون بنتا ہے وہ ایک کمیٹی سے اس کی Approval ہوتی ہے، پھر جا کر Proper طریقے سے اس کی Formal ٹینڈرنگ ہوتی ہے، تب کام ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل سے میڈم! 15-2014 میں ہمارا چالیس کروڑ لگا، 15 میں ہمارا 35 لگا، 16 میں ہمارا 32 لگا، وہی کام اللہ کے فضل سے اس سال ہم 23 کروڑ کے اوپر لے آئے ہیں جہاں 80 کروڑ لگا کرتا تھا۔ اگر مولانا صاحب کو جو یہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ بالکل ٹھیک ہیں، ماشاءاللہ آپ نے بہت فگرز بھی بتائے لیکن مفتی What he is saying, کہ اس کی تصدیق شدہ، Like he wants the verification

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی میڈم ! We give it to him میڈم ! ان کو پوری ہم نے کتاب دینی ہے، سچ بات بتاؤں میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے، یہ پوری کتاب پڑھنے کا، جہاں ان کو پرابلم ہے، اگر تصدیق شدہ نہیں ہے، ہم ان کو وہ پیدا کر کے دیں گے، جی تصدیق شدہ اور اگر نہ ہوا تو اس کے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی مفتی صاحب!

مفتی سید جانان: میڈم ! میں نے ابھی آپ کو بتا دیا کہ تقریباً اجلاس سے دس پندرہ منٹ پہلے مجھے یہ تفصیل دی گئی ہے، میں Rule 48 کے تحت اس سوال پر تفصیلی بحث منظور کرنے کیلئے آپ کو نوٹس دیتا ہوں،

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: تو میڈم ! اگر۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اکبر ایوب صاحب!

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: اگر یہ اس کے اوپر۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وہ تو انہوں نے نوٹس، ہاں۔ Okay Next Question, Mr. Bakht Baidar Sahib, 5266.

* 5266 _ جناب بخت بیدار: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے سیاحتی مقامات کیلئے بھی فنڈ مختص کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوں تو محکمہ مواصلات و تعمیرات نے لڑم ٹاپ جو کہ سیاحت کا مرکز ہے، کے روڈ کی تعمیر کیلئے کوئی فنڈ دیا ہے، اگر جواب 'ہاں' میں ہے تو مذکورہ روڈ اب تک کیوں مکمل نہیں ہوا، اگر جواب نفی میں ہے تو وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) محکمہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ صرف روڈ سیکٹر کیلئے فنڈ مختص کرتا ہے جبکہ سیاحت کے فروغ کیلئے محکمہ سیاحت خاص طور پر فنڈز مہیا کرتا ہے جس کی تفصیل متعلقہ محکمہ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

(ب) لڑم ٹاپ روڈ کے حوالے سے فی الحال اے ڈی پی میں کوئی سکیم شامل نہیں ہے۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ زما د سوال ئې چې کوم جواب را کړے دے، د دې نه خوزه بالکل مطمئن په دې بنیاد باندې نه یمه چې لړم ټاپ د دې پیښور نه په درې ګهنټې کښې دے، نور چې کوم ځایونه د سیر و

سیاحت دی هغه لکه مطلب دا دے شپږ گهنټې آته گهنټې که ته کاغان ناران ته
ځې یا زه د بل چا مخالفت نه کومه خو زه دا وایمه چې لږم ټاپ درې سوه کلومیټر
په آټھ هزار بلندئ باندې پروت دے ، ټول خلق د دې صوبې زیاته حصه لږم ټاپ ته
ځی، هلته د ټورازم خپل یو ریسټ هاؤس هم دے ، هلته د انگریزانو یو ریسټ
هاؤس هم دے او هلته خلقو آبادی او خپل ریسټ هاؤسونه هم جوړ کړی دی، ولې
دغه روډ تباه و برباد شو؟ تیر کال هم د ایم اینډ آر پیسې نشته، څبنکال هم د ایم
اینډ آر پیسې نشته، زما منسټر صاحب ته ریکویسټ دے چې د تیر کال پیسې هم
زمونږه په ضلع کبنې نه دی لگیدلې، د دې کال پیسې کم از کم لږم ټاپ روډ ته د
څه پیسې ایم اینډ آر ور کړی۔

Madam Deputy Speaker: Akbar Ayub Sahib! Please let him answer.

کوئسچنز آور ختم شوے دے ، د دې آنریبل ممبرز کوئسچنز به پاتې شی۔ جی
اکبر ایوب صاحب! اگر Satisfied نہ ہو۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: بخت بیدار خان نے کہا کہ محکمہ صحت افزاء مقامات کیلئے بھی، ہم کوئی
Tourist Spots کیلئے ہی مختص کرتے ہیں، ہم Different Spots کیلئے کرتے ہیں، (مداخلت)
جی جی، میں بات کر رہا ہوں، میڈم! اس سال اے ڈی پی میں یہ نہیں آیا، میں ان کو یہ گارنٹی دے سکتا ہوں،
اگلے کیلئے اس کو ہم کو Propose کر دیں گے، یہ کوشش کر کے اس کو۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: په ایم اینډ آر کبنې د پیسې ور کړی۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم! یہ روڈ اتنا بڑا ہے کہ ایم اینڈ آر میں اس کا کیا ہوگا؟

جناب بخت بیدار: اگلے سال چھوڑ دیں، په دې ایم اینډ آر کبنې راته پیسې را کړئ۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: لالا! ایم اینڈ آر میں یہ بہت بڑا روڈ ہے، ایم اینڈ آر میں کتنے پیسے۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: بڑا روڈ نہیں ہے۔

Madam Deputy Speaker: Bakht Baidar Khan and Akbar Ayub! Please speak through the Chair, Bakht Baidar Sahib! Please speak through the Chair.

جناب بخت بیدار: پندرہ کلو میٹر روڈ ہے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: میڈم ! ایک ڈسٹرکٹ کا ایم اینڈ آر کا سارا ایک روڈ پر لگا دیں گے، آخر اور روڈز بھی ہو سکتے ہیں، جتنا ہم اس کیلئے نکال سکتے ہیں، ہم کر کے دیں گے آپ کو ایم اینڈ آر میں۔

جناب بخت بیدار: وعدہ او کړه وعده، په ایم اینډ آر کښې به پنډره کلومیټر روډ-----

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: ایم اینڈ آر میں آپ کو ان شاء اللہ دیں گے شیئر۔

Madam Deputy Speaker: Okay, thank you very much. Next Question, ji, Najma Shaheen Bibi!

محترمہ نجمہ شاہین: کوئسچن نمبر ہے 5295۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 5295 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں ڈسٹرکٹ کونسلز ختم کر دی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ڈسٹرکٹ کونسل کوہاٹ کی پراپرٹی اور فنڈ کس کو منتقل کیا گیا ہے، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کی شق نمبر (b) 121 کے تحت ڈسٹرکٹ کونسل کوہاٹ کی پراپرٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کوہاٹ کو منتقل کی گئی ہے۔ جہاں تک سابقہ ڈسٹرکٹ کونسل کوہاٹ کے فنڈ کا تعلق ہے، ترقیاتی سکیموں کا فنڈ بمعہ سیکورٹی، جنرل سی پی، پنشن فنڈز تاحال ڈسٹرکٹ کونسل کے فنڈز میں پڑا ہے جو کہ تاحال ٹی ایم اے کوہاٹ کو منتقل نہیں کیا گیا ہے جبکہ صوبائی حکومت کی ہدایات کے مطابق جاری ترقیاتی سکیموں کا فنڈ بمعہ سکیمیں ٹی ایم اے کوہاٹ کو منتقل کرنا مطلوب ہیں، ان فنڈز کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

1۔ جنرل اکاؤنٹ (634-5): 1,50,00,000/-

(i) ٹی ایم اے کوہاٹ شیئر: 1,17,18,750/- روپے

(ii) ٹی ایم اے لاچی شیئر: 32,81,250/- روپے

2۔ سیکورٹی فنڈز (634-4): 46,98,374/- روپے

3۔ CPفنڈز(90-3188): -/15,43,478روپے

4۔ پنشن کنٹری بیوشن(6-1425): -/42,29,658روپے

5۔ PLA اکاؤنٹ/ترقیاتی فنڈز: -/1,87,05,269روپے

محترمہ نجمہ شاہین: یہاں پر میں نے کوئسچن کیا ہے کہ "صوبہ بھر میں ڈسٹرکٹ کونسلز ختم کردی گئی ہیں" جی ہاں ختم کردی ہیں" اور، ڈسٹرکٹ کونسل کوہاٹ کی پراپرٹی کے بارے میں تفصیلات میں پوچھا ہے جو کہ انہوں نے بتا بھی دیا ہے لیکن یہ جو تفصیلات بتائی گئی ہیں، ان میں انہوں نے کہا ہے کہ پراپرٹی ڈسٹرکٹ کونسل کوہاٹ کو منتقل کردی گئی ہے جبکہ دو سال ہو چکے ہیں اس گورنمنٹ کو بنے ہوئے، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو بنے ہوئے لیکن ابھی تک وہ پراپرٹی ٹی ایم اے اور ادھر منتقل نہیں کی گئی خاصکر اس میں پنشن فنڈز کیلئے لوگوں کو کافی تکلیف ہے۔ اس کے علاوہ کافی سکیمیں جو ہیں وہ جوں کے توں پڑی ہوئی ہیں، تو یہ فنڈ ہے جب ڈسٹرکٹ کونسل سے منتقل ہو چکا ہے لوکل گورنمنٹ کو بھی دو سال تو ہو چکے ہیں تو اس کو کب Utilize کیا جائے گا؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عنایت اللہ خان!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم! اس میں ایک تو جو ڈیویلپمنٹ فنڈز ہیں اور وہ تو Ongoing سکیموں کا تھا، وہ تو خرچ ہو چکا ہے کچھ فنڈز اب بھی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ ہیں اور اس میں بعض جگہوں پر Dispute ہے، جن ڈسٹرکٹ کونسلز نے، جس ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ہمیں Approach کیا ہے لوکل گورنمنٹ کمیشن کو، ہم نے Further ایک کمیشن بنا کر ان کے Dispute کو Resolve کیا ہے، مثلاً پشاور کا اور ٹاؤن ون کا ایشو تھا، وہ ہمارے پاس آ گئے، وہ ایشو ہم نے ایک کمیٹی بنا کر Resolve کر دیا لیکن کوہاٹ کی طرف سے ہمیں ابھی تک کوئی ریفرنس وغیرہ نہیں آیا ہے، میرا خیال ہے کہ کوہاٹ والے سمجھتے ہیں کہ ٹی ایم اے اور ڈسٹرکٹ کونسل کے درمیان کوئی مسئلہ ہے اور ظاہر ہے اگر فنڈ خرچ نہیں ہو رہا ہے تو مسئلہ موجود ہے تو وہ لوکل گورنمنٹ کمیشن کو اپنا مسئلہ جس کونسل کو بھی ہے، چاہے وہ ڈسٹرکٹ کونسل کو ہو یا ٹی ایم اے کو ہو، لوکل گورنمنٹ کمیشن کو لکھے تو ہم پھر Further لوکل گورنمنٹ کمیشن کی طرف سے، یہ اس کا Domain ہے، لوکل گورنمنٹ کمیشن

کا Domain ہے، اس کی طرف سے کوئی کمیشن بنا کر انکوائری کمیٹی بنا کر کوئی Arbitration وہ بنا کر وہ Resolve کرتے ہیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: Najma Bibi! You can do the same جو باقی لوگوں نے کیا ہے۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین</u>: اگر ابھی تک یہ نہیں حل ہوا تو اس کو کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ اس پر کوئی فیصلہ ہو سکے۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: آپ اگر کمیٹی کے حوالے کرنا چاہتے ہیں، آپ حوالے کریں، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن مسئلے کا Resolution کمیٹی کے حوالے نہیں ہے، لاء کے اندر لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے اندر اگر دو ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کے درمیان اور دو ٹی ایم ایز یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کے درمیان Dispute ہے، وہ Dispute لوکل گورنمنٹ کمیشن کے پاس آئے گا اور عدالتیں بھی لوکل گورنمنٹ کو ریفر کرتی ہیں، اس قسم کے Dispute عدالتیں بھی لوکل گورنمنٹ کمیشن کو ریفر کرتی ہیں، اسلئے اگر میڈم چاہتی ہیں کہ کمیٹی کے اندر Sort out ہو تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی کونسل کو اعتراض ہے تو وہ لوکل گورنمنٹ کمیشن کو لکھ لے، میں ایک ہفتے کے اندر اندر اس کیلئے اجلاس کروں گا۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: نجمہ بی بی! آپ کے اس کا Solution وہ کہتے ہیں کہ It is not in the Committee، وہ آپ کو کہتے ہیں، کہ Apply کریں لوکل گورنمنٹ کمیشن کا۔

<u>محترمہ نجمہ شاہین</u>: ٹھیک ہے، ہمیں تو Solution چاہیئے اس کا۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay, within a week. Next Question Najma Bibi! Yeah-----

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: ٹی ایم اے اور ڈسٹرکٹ کونسل کو بلا کر پوری ڈیٹیلز معلوم کر کے ان شاءاللہ تعالیٰ لوکل گورنمنٹ کے درمیاں اگر کوئی Dispute تھا، اس کو Resolve کریں گے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you very much. Ji, next Question, Najma shaheen, 5300.

* 5300 _ <u>محترمہ نجمہ شاہین</u>: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کوہاٹ میڈیکل سنٹر میونسپل کمیٹی یا ڈسٹرکٹ کونسل کی جائیداد ہے

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کوہاٹ میڈیکل سنٹر کے ساتھ معاہدہ، لیز کی مدت اور کرایہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: (الف) ٹی ایم اے اور محکمہ ریونیو کوہاٹ کے ریکارڈ کے مطابق کوہاٹ میڈیکل سنٹر میونسپل کمیٹی/ڈسٹرکٹ کونسل کوہاٹ کی جائیداد نہیں ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: 5300، یہ میرا کوسچن ہے اور یہاں پر انہوں نے بالکل غلط بیانی سے کام لیا ہے، کلیئر کٹ انہوں نے یہ کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کوہاٹ کی کوئی جائیداد ہی موجود نہیں ہے جبکہ باقاعدہ طور پر یہاں سے جائیداد، اس کی پراپرٹی میں سے ڈی سی 50 ہزار ماہانہ وصول کر رہا ہے اور یہ پروف کے ساتھ میں کہتی ہوں کہ یہ موجود ہے، اس پر پہلے بھی میرا کوسچن آچکا ہے اور اس کو تو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کا فیصلہ کمیٹی میں ہی ہو جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عنایت صاحب!

سینئر وزیر (بلدیات): دیکھیں اگر میڈم سمجھتی ہیں کہ جو ڈیپارٹمنٹ کا جواب ہے وہ غلط ہے اور یہ ایک ٹی ایم اے کی پراپرٹی ہے اور لوکل گورنمنٹ کی پراپرٹی ہے اور ہم نے لکھا ہے کہ According to revenue record, this in not our property، میں Agree کرتا ہوں، It should be referred to the Committee, Standing Committee on Local Government.

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Members: Yes.

Madam Deputy Speaker: Those who are against it may say ‘No’.

Member: No.

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it.

(Interruption)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کس نے ‘No’ کہا ہے؟ Is the desire of the House, (Interruption) yeah, so, the ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. ‘Question’s hour’ is over.

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

5221 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیاوزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ناڑ گھوڑا تحصیل حویلیاں میں واٹر سپلائی سکیم کی منظوری ہوئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس سکیم پر کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنے عرصے میں مکمل ہوئی نیز محکمہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے مذکورہ سکیم کو فعال نہ بنانے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ سکیم مبلغ 13.334 ملین روپے میں صوبائی ادارہ برائے تعمیر نو اور بحالی زلزلہ PEERA کے تعاون اور فنڈز سے مالی سال 10-2009 میں منظور ہوا تھا۔ تاہم PEERA نے مبلغ 13.334 ملین روپے کی بجائے مبلغ 11.395 ملین روپے جاری کئے۔ جس کی وجہ سے سوائے Pumping Machinery کے باقی سکیم مکمل ہے۔ اس سکیم کے باقی ماندہ کام کی تکمیل کے سلسلے میں سکیم کیلئے رواں مالی سال میں مبلغ 2.707 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور مزید برآں اس سکیم کے ٹینڈر بھی ہو چکے ہیں اور امید ہے کہ رواں مالی سال میں یہ سکیم مکمل ہو جائے گا۔

5222 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیاوزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گھوڑا باز گراں یونین کونسل گھڑی پھلگراں تحصیل حویلیاں میں واٹر سپلائی سکیم کی منظوری ہوئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس سکیم کیلئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا، اب تک مذکورہ سکیم پر کام شروع نہ ہونے کی وجوہات بتائی جائیں نیز مذکورہ گاؤں کیلئے منسٹر آبنوشی کے گریوٹی فلو سکیم کیلئے فنڈ دینے کی یقین دہانی کرائی تھی مگر تا حال فنڈ فراہم نہیں کیا گیا تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبائی حکومت نے موضع گھوڑا باز گراں کے مکینوں کے پانی کے مسئلے کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 12-2011 میں 16.107 ملین روپے مختص کئے تھے اور مروجہ تکنیکی طریقے کے مطابق یکے بعد دیگرے پانی کی دستیابی کیلئے دو عدد کھدائی (Bore) کئے گئے۔ تاہم یہ دونوں کوششیں ناکام ہو گئے۔ کیونکہ

دونوں جگہوں میں پانی دستیاب نہ ہو سکا کہ سکیم کو مزید آگے چلایا جاسکے۔ جہاں تک Gravity Flow Scheme کا تعلق ہے۔ اس علاقہ میں کوئی جاری پانی یا چشمہ نہ ہونے کی وجہ سے Gravity Scheme پر کام شروع نہیں کیا جا سکا۔ تاہم Executive Engineer PHE Abbottabad کو ہدایت کی گئی ہے کہ اس علاقے کیلئے متبادل حل تلاش کرنے کیلئے Feasibility Study کیا جائے۔ تاکہ اس مسئلے کا مستقل حل تلاش کر کے علاقے کے مکینوں کو صاف پانی فراہم کیا جاسکے۔

اراکین کی رخصت

Madam Deputy Speaker: The following Members are on leave, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir, Iftikhar Ali Mashwani, Sikandar Hayat Khan Sherpao, Alhaj Ibrar Hussain, Sardar Zahoor Ahmad, Qurban Ali, and Fredrik Azeem,

فریڈرک عظیم کو تو میں نے یہاں دیکھا تھا، He was here. Aizaz-ul-Mulk, Sharam Tarakai, Mst. Khatoon Bibi, Mst. Dina Naz. Is the leave may be granted?

(The motion was carried)

مسئلہ استحقاق

Madam Deputy Speaker: Item No. 05. Privilege motion by Zareen Zia. Zareen Zia, what are you doing?

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکریٹری برائے زراعت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں نے عوامی شکایات پر ایس ایچ او تھانہ سرائے نورنگ کو فون کیا کہ دو فریق کا اپنے علاقے میں، دو فریق کا اپنے علاقے میں راستے پر کچھ اختلافات کی وجہ سے لڑائی ہو گئی ہے اور اس سلسلے میں عدالت کی ایماء پر ایف آئی آر درج کی گئی ہے، اس کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔ ایس ایچ او صاحب کو فون کرنے پر انہوں نے متعلقہ تفتیشی افسر ہمایون رزاق کو فون دیا۔ جب ہمایون رزاق نے بات شروع کی تو میں نے پوچھا کہ جہان زیبہ، یہاں تو یہ لفظ غلط لکھا ہوا جہانزیب لکھا ہوا ہے، یہ جہانزیب نہیں ہے جہانزیبہ ہے، فیمیل ہے کہ جہان زیبہ جس کو دوسرے فریق نے گھر میں مارا پیٹا ہے، کے بارے میں معلومات فراہم کریں، تو اس نے بجائے معلومات فراہم کرنے کی تضحیک آمیز رویہ اپنایا اور کہا کہ میں کسی ممبر کا پابند نہیں ہوں کہ اسے معلومات فراہم کروں اور نہ میرے ساتھ اتنا ٹائم ہے کہ ہر کسی کو معلومات فراہم کرتا پھروں۔ لہذا مذکورہ

ہمایوں رزاق تفتیشی افسر کے اس تضحیک آمیز رویہ سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا میں ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر!

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): میڈم سپیکر! پریولج موشن کو Fully Support کرتا ہوں، سپورٹ کرتا ہوں۔

Madam Deputy Speaker: It should go to the-----
Minister for Law: Yes.
Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by Zareen Zia, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee. Item No. 07: Call Attention Notice by Sardar Aurangzeab, Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ سپیکر صاحبہ! یہ زرین ضیاء صاحبہ کی جو تحریک استحقاق منظور ہوئی ہے، میری یہ تجویز تھی، میں پہلے بھی اٹھا تھا، آپ نے میری طرف دیکھا نہیں ہے، منسٹر صاحب! ایک خاتون رکن اسمبلی کے ساتھ جو تضحیک آمیز رویہ ایس ایچ او نے اپنایا ہے یا اس کے Subordinate نے، پہلے اس کو Suspend کرتے اور پھر اس کی کارروائی کمیٹی میں ہوتی۔ میری یہ تجویز ہے کہ اس کو Suspend کیا جائے کہ ایک خاتون رکن اسمبلی کے ساتھ اس کی اتنی تضحیک کی جائے اور ہم یہاں پر بیٹھے جو ہیں، اس کو Suspend کریں، منسٹر صاحب Suspend کرنے کے احکامات جاری کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! تھینک یو، بس نہیں، یہ ختم ہو گیا۔ جی نلوٹھا صاحب! اپنے کوئسچن پر آئیں جی، کال اٹینشن پر آئیں، وہ جب آئے گا کمیٹی میں تو We will decide۔ کمیٹی میں آئے گا I am the Chairperson, we will seen.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: چلو ٹھیک، مجھے کیا اعتراض ہے، مجھے بہت افسوس ہے کہ خاتون رکن اسمبلی کے ساتھ اگر یہ رویہ اپنایا جائے تو مردوں کا کیا حشر ہو گا؟ سپیکر صاحبہ! آپ بھی خاتون ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں اس کمیٹی کو چیئر کرتی ہوں، میں دیکھوں گی، آپ اپنا کال اٹینشن پڑھیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں وزیر برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ خیبر پختونخوا حکومت نے کالجوں میں داخلوں کیلئے آن لائن سسٹم متعارف کرایا ہے جس میں طلباء وطالبات کو پہلے انٹرنیٹ اپنی آئی ڈی بنانا ہوگی، اس کے بعد دیگر معلومات اس میں درج کرنی ہے۔ اس طرح داخلہ فیس بھی آن لائن جمع کرانی ہوگی لیکن اس سسٹم کی وجہ سے طلباء وطالبات کو شدید مشکلات کا سامنا پڑ رہا ہے کیونکہ دیہاتی علاقوں میں ہر ایک کو انٹرنیٹ کی سہولیات میسر نہیں ہے جبکہ شہری علاقوں میں جوان بچیاں، انٹرنیٹ کیفوں، انٹرنیٹ کیفوں، آن لائن سسٹم کے ذریعے اپنی آئی ڈی بنانے کیلئے رجوع کر رہی ہیں جس کی وجہ سے ان کی عزت کو شدید خطرہ ہے، لہذا حکومت فی الفور سابقہ طریقہ کار کو بحال کرے اور داخلوں میں شفافیت لانے کیلئے میرٹ لسٹوں کو کالجوں میں اویزاں کیا جائے تاکہ طلباء اور طالبات کو باآسانی مزید تعلیم حاصل کرنے کیلئے داخلے مل سکیں ورنہ دیہات کی بچیاں تعلیم سے محروم رہ جائیں گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق غنی صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو میڈم سپیکر! آنریبل ممبر نے جو کال اٹینشن پیش کیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس کو عوام میں پزیرائی حاصل ہوئی ہے، اس سسٹم کو آن لائن ایڈمیشن سسٹم اور ہم نے پہلے کوئی پینتیس کالجز میں شروع کیا تھا لاسٹ ائیر، اس کے بڑے Successful results آئے ہمارے سامنے اور اس کو شروع کرنے کا بنیادی مقصد ہمارا یہ تھا کہ ایڈمیشن کے اندر Transparency آجائے اور سفارشی کلچر کا خاتمہ ہو جائے۔ ہمارے پڑوس میں گورنمنٹ کالج پشاور کی میں آپ کو بڑی کلیئر Example دے سکتا ہوں میڈم! کہ یہاں بیس بیس، تیس تیس ہزار روپے کی سیٹیں ماضی میں بکا کرتی تھیں اور جو سٹوڈنٹس یونین ہوتی تھیں، حکومت وقت، جو بھی اس کے لڑکے ان کو بھی کوٹہ مل جاتا تھا اور کوئی Transparency نہیں تھی، میرٹ کی Violation ہوتی تھی۔ چونکہ تحریک انصاف کی حکومت جو کولیشن گورنمنٹ ہماری ہے، ہمارا تو یہ ہے کہ ہم کسی صورت بھی سفارش کلچر کو پروموٹ نہیں ہونے دیں گے تو اسلئے ہم نے پہلے Trial basis پر کیا، جب اس کے Successful results آئے تو پھر ہم نے اس سال سے پورے صوبے میں تمام کالجز کے اندر اس سسٹم کو رائج کیا۔ اب جہاں تک آئی ڈی بنانے

کی میرے معزز بھائی نے بات کی ہے تو یہ کالج کی ویب سائٹ کے اوپر یہ Simple سی ID آئی ڈی ہے جس میں Candidate اپنا نام اور Father name اور مارکس لکھتے ہیں اور ٹیلیفون نمبر، اب گرلز کیلئے یہ کوئی پابندی نہیں ہے کہ وہ اپنا ذاتی ٹیلیفون نمبر لکھیں، وہ نہ بھی جائے تو ان کا بھائی یا والد بھی جا کے یہ سارا پراسیس کر سکتا ہے اور اپنا ٹیلیفون نمبر دے سکتا ہے، یہ ٹیلیفون نمبر صرف Mobi Cash کیلئے ہے کہ جب وہ اس میں یہ کر کے اپنا فارم ڈاؤن لوڈ کر لیتے ہیں اور اس فارم کو Submit کرتے ہیں تو ان کو پھر ایک میسج آجاتا ہے Mobi Cash کی طرف سے کہ آپ کا فارم Accept ہو گیا ہے اور آپ کو آ کے ایک سو روپیہ جمع کرنا ہوتا ہے تو وہ ان کے پاس جمع کر لیتے ہیں جو کالجز کو ٹرانسفر ہو جاتا ہے تو ایڈمیشن میں کالجز کے اوپر بہت زیادہ Havy rush ہوتا ہے، یہ رش سارا ہم نے ختم کر دیا ہے میڈم! اور یہ Automatically یہ میرٹ لسٹ Generate ہوتی ہے، جب Candidate کا نام اس میں آجاتا ہے سلیکشن میں، تو پھر Mobi Cash کی طرف سے Again ایک میسج چلا جاتا ہے کہ You have been selected اور جا کے کالج میں اپنے باقی پروسیجر جو ہے مکمل کر لیں اور وہ پیسے بینک میں جمع کرنا پڑتے ہیں جو کالج کی باقی کوئی فیس ہوتی ہے، وہ آن لائن نہیں ہے اور اس کیلئے ہم نے نہ صرف گرلز بلکہ بوائز کالجز پورے صوبے کے اندر سب میں Facilitation centres قائم کئے ہیں تاکہ اکثر لوگ تو آئی ٹی ایکسپرٹس ہیں، خود ہی وہ اپنے اس سے کمپیوٹر سے کر لیتے ہیں اور جو نہ کر سکیں وہ ہمارے کالجز میں جائیں اور ہمارے کالج کے Facilitation centre سے وہ اسی کالج میں آن لائن اپنا فارم جو ہے Submit کر سکتے ہیں۔ ایڈمیشن ہو گیا تو آپ اس آئی ڈی کو بھی Remove کر دیں اور اب آئی ڈی پہ جو ڈیٹا ہے، وہ وہی ڈیٹا ہے Almost جو آپ کے گزٹ میں بھی پرنٹ ہوتا ہے، گزٹ میں بھی Candidate کا نام آتا ہے، رول نمبرز آتے ہیں، مارکس آتے ہیں، یہاں بھی وہی چیز ہے تو اس میں میں نہیں سمجھتا کہ کوئی اس طرح کا خدشہ ہے جس طرف آنریبل ممبر صاحب نے نشاندہی کی ہے، ایک لاکھ 82 ہزار Applications ہمیں Receive ہوئی ہیں اس سسٹم کے تحت اور ایک ایڈمیشن بھی صوبے کے اندر سفارش کے اوپر نہیں ہو سکا کیونکہ اس سسٹم کے اندر سفارش کی گنجائش ہی ختم ہو جاتی ہے تو وہ چٹ سسٹم اور وہ Violation of merit اور حقدار کو حق نہ ملے اور جس کا حق نہیں اس کو سیٹ مل جائے، وہ ہم نے جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے اور جو دو چار

کالجزایسے ہیں جن میں نیٹ کی سہولت نہیں ہے، وہاں پہ پرانا ہی سسٹم ہے، وہاں پہ یہ آن لائن کی ضرورت نہیں ہے۔ تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ نلوٹھا صاحب، جی نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! جس طرح منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ جو جہاں پہ نیٹ کی سہولت موجود نہیں ہے، وہاں پہ پرانا سسٹم چل رہا ہے اب بھی، تو میں سمجھتا ہوں، میرا اعتراض صرف یہ تھا کہ دیہاتی بچیاں جو ہیں وہ عموماً جب سے یہ سسٹم انہوں نے متعارف کرایا ہے تو اس میں وہ کافی بچیاں داخلوں سے محروم رہ گئی ہیں۔ جہاں تک انہوں نے شفافیت کی بات کی ہے کہ جی تحریک انصاف شفافیت لائی ہے تو انہوں نے تو این ٹی ایس ٹیسٹ میں بھی بڑی شفافیت سپیکر صاحبہ! لائی تھی اور اس کا حشر یہ ہوا کہ سب سے زیادہ سفارش ان کے دور میں چلی ہے اور حقدار لوگوں کا حق انہوں نے مارا ہے جس کے واضح ثبوت میرے پاس موجود ہیں، ایبٹ آباد کے ثبوت میرے پاس موجود ہیں، ان کے اپنے ضلع کے ثبوت میرے پاس موجود ہیں، یہ کس طرح کہتے ہیں کہ ہم نے شفافیت لائی ہے، تحریک انصاف نے شفافیت لائی ہے؟ مجھے اس بات سے غرض نہیں ہے کہ آپ نے شفافیت لائی ہے یا نہیں لائی ہے، میں یہ چاہتا تھا کہ جو بچیاں دیہاتی علاقوں کی بہت سی بچیاں داخلوں سے محروم رہ جاتی ہیں اور اگر یہ کہتے ہیں کہ جی پرانے کالجوں میں وہی ان کالجوں میں جو دیہاتی علاقوں میں کالج ہیں یا جو مطلب ہے بچیاں آن لائن سسٹم کے علاوہ بھی دوسرا سسٹم بھی ہے تو ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ شفافیت کی بات نہ کریں، بہت اس سے پہلے لوگ یہ نعرہ سن چکے ہیں، اب آپ کا یہ نعرہ سننے کیلئے خیبر پختونخوا کے عوام تیار نہیں ہیں، یہ سب بہلاوے کی باتیں ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، مشتاق غنی صاحب! مشتاق غنی صاحب!

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: میڈم سپیکر! جو بات پہلے کی، میں اس پہ اب بھی قائم ہوں کہ اللہ کے فضل سے ہم نے کسی ایڈمیشن کے اندر کوئی سفارش نہیں چلنے دی، چل سکتی نہیں اس سسٹم کی موجودگی کے اندر اور اس کے اوپر اعتماد کا اظہار ایک لاکھ 82 ہزار Applicants نے کر دیا اور اگر کوئی بچیاں یہ ہمارے نوٹس میں لے آئیں، کسی جگہ کوئی رہ گئی ہیں، کسی وجہ سے اس سسٹم کی وجہ سے بہر کیف نہیں رہیں۔ کیونکہ ہم نے

کالجوں کے اندر یہ سسٹم جو ہے، Facilitation centres بنائے تاکہ بچیاں خاص طور پہ کالجوں کے اندر ہی یہ جاکے کر سکیں اور ہمارے جتنے بھی کالجز ہیں ماسوائے دو تین چار ایسے ہوں گے جو کسی بہت ایسے ریموٹ ایریا میں ہوں گے جیسے کوہستان کا ہو سکتا ہے یا کوئی اور ہو سکتا ہے جہاں پہ شاید نیٹ سروس نہ Available ہو، باقی ہر جگہ Almost نیٹ سروس Available ہے اور یہ ایک اچھا اقدام ہے، اس کی ہم سب کو حمایت کرنی چاہیئے اسلئے کہ آپ سب اس آنریبل ایوان کے آنریبل ممبرز ہیں اور آپ سب یہ چاہیں گے کہ جو بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں اور جب داخلوں کا ٹائم آتا ہے تو اچھے مارکس والا ایک لڑکا بھی بعض اوقات وہاں کا پرنسپل یا لوکل جو بھی سٹاف ہو یا کچھ جاننے پہچاننے والے وہ دوسروں کو کسی نہ کسی بہانے پہ ڈراپ کر دیتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو آگے کر دیتے ہیں۔ اب اس میں ایسی چیز کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اس میں جو کوٹہ سیٹس ہیں، ان پہ بھی آپ Apply کر سکتے ہیں، ہر چیز بڑی اوپن ہے، Transparent ہے اس ایڈمیشن سسٹم کے اندر اور اگر ہمیں کہیں سے کوئی شکایت آئی اس سسٹم کی خرابی کی تو ہم اس کو بھی ان شاءاللہ دور کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو جی۔ جی نلوٹھا صاحب!

<u>Ms.Amna Sardar</u>: Point of order, Madam!

<u>Madam Depuy Speaker</u>: Sorry,Amna! Not allowed, legally not allowed on call attention.

<u>Mr.Gul Sahib Khan</u>: Point of order Madam! Point of order.

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> پوائنٹ آف آرڈر، دې نه پس راځمه جی۔ Next Call Attention, next Bakht Baidar Sahib!

<u>Mr.Gul sahib Khan:</u>Point of order Madam! Point of order!

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> بخت بیدار صاحب!

<u>جناب بخت بیدار:</u> ډیره مهربانی میډم! زه-----

<u>Mr.Gul Sahib Khan: </u>Point of order Madam! Point of order!

<u>Madam Deputy Speaker</u>: I have to finish the business then I am going-----

<u>Mr.Gul Sahib Khan</u>: Point of order Madam! Point of order!

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اودریږه جی! بخت بیدار صاحب! بخت بیدار صاحب!

<u>Mr.Gul Sahib Khan:</u> Point of order Madam! Point of order!.

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب گل صاحب خان مسلسل پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہ رہے ہیں)

جناب بخت بیدار: میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ملاکنڈ ڈویژن میں تعلیمی بورڈ کے میٹرک اور فرسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر کے نتائج سامنے آئے ہیں، اس میں سخت گھپلے ہو چکے ہیں اور ملاکنڈ ڈویژن کے سکولوں اور کالجوں میں کافی تشویش پائی جاتی ہے-----

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب گل صاحب خان مسلسل پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہ رہے ہیں)

جناب بخت بیدار: روزانہ سڑکوں پر طلباء احتجاج کرتے ہیں، الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا اور سوشل میڈیا پر آئے روز خبریں آتی ہیں۔ میں نے ذاتی طور پر سیکرٹری صاحب کو اس احتجاج سے آگاہ کر دیا لیکن تاحال کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوئی۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی گل صاحب خان مسلسل پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہ رہے ہیں)

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحبه! په دې مسئله کښې ټول اخبارونه او ټول سوشل میډیا، الیکټرانک میډیا، زمونږ د چکدرې بورډ چیئرمین چې کوم دے، هغه چې کومه په فرسټ ایئر کښې په سیکنډ ایئر او میټرک---

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب گل صاحب خان مسلسل پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہ رہے ہیں)

جناب بخت بیدار: دا څه وائی؟ مړه غلے کښېنه، زه په ایجنډا راغلے یمه، ته بغیر ایجنډا ئې، ته کښېنه۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب گل صاحب خان مسلسل پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہ رہے ہیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان! عاطف خان! د دې جواب-----

Gul Sahib Khan: Point of order, Madam!

جناب گل صاحب خان: پوائنٹ آف آرڈر میڈم!

Madam Deputy Speaker: I am not suppose to-----

(Interruption)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نه نه، د ر کوم بالکل۔ عاطف خان!

جناب بخت بیدار: زما پوائنټ، زما پوائنټ، زما پوائنټ باندې مطلب دا دے تاسو زما چې کومه خبره ده۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب گل صاحب خان نشست پر کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر اٹھا رہے ہیں)

Madam Deputy Speaker: You carry on.

جناب بخت بیدار: میډم! زما په حلقه کښې په ملاکنډ ډویژن کښې د چکدرې بورډ چیئرمین، زما خبره خو واؤره، بی بی! زما چکدره کښې تعلیمی بورډ دے، د هغه چیئرمین چې کوم دے د دوه درې کالو راهسې د هغه ریزلټ غلط دے۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: زه خو نه درکوم، This is not the way۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب گل صاحب خان نشست پر کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر اٹھا رہے ہیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں Rules پڑھ رہی ہوں:

"225. (6) A Member shall not raise a point of order:

- (a) to ask for information; or
- (b) to explain his position; or
- (c) when a question on any motion is being put to the Assembly".

These are the rules. I have to go by the rules, I have to go by the rules.

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب گل صاحب خان نشست پر کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر اٹھا رہے ہیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، بخت بیدار صاحب! تاسو وایئ۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب گل صاحب خان نشست پر کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر اٹھا رہے ہیں)

جناب بخت بیدار: پلیز، ہماری تو سنیں نا یار، بی بی۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب گل صاحب خان نشست پر کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر اٹھا رہے ہیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، بخت بیدار صاحب!

جناب بخت بیدار: میډم سپیکر صاحبه! زما علاقه ملاکنډ ډویژن کښې د چکدرې بورډ امتحانی بورډ دے۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب گل صاحب خان نشست پر کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر اٹھا رہے ہیں)

جناب بخت بیدار: چیئرمین په هغې کښې بلها ګهپلې اوکړې، بلها ماشومان، دا ریزلټ د هغوی تباه شو، په پرنټ میډیا په الیکټرانک میډیا، ټول کالجونه په جلوس باندې راوتی دی۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی جناب گل صاحب خان نشست پر کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر اٹھا رہے ہیں)

جناب بخت بیدار: او د هغې د پاره ما بار بار محکمه تعلیم سیکرټری صاحب ته، اوس وزیر تعلیم صاحب ته-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عاطف خان!

جناب بخت بیدار: زما ستا په تهرو باندې درخواست دے، فوراً د په هغې کښې-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ګوره Legally I am not, I have to go by the rules، بس ختم، رولز دا وائی، دا کتاب دے، دا دې اووائی، I have to go by the rules، عاطف خان! تاسو د دې جواب ورکړئ، I have to go according to the rules.

جناب شہرام خان {سینئیر وزیر (صحت)}: ان کو ٹائم دے دیں جناب سپیکر!

Madam Deputy Speaker: I will give him time after this. Ji, Atif Khan!

سردار محمد ادریس: میڈم! اس سے بہتر ہے کہ Sitting adjourned کر دیں نا، اگر وہ نہیں بیٹھ رہا تو کم از کم کچھ نہ کچھ تو کریں۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم! بہت شکریہ آپ کا۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): پوائنټ آف آرډر ورکړه، مونږه خو هغې سره یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بخت بیدار صاحب ما سره خبره کړې وه، د دوئ د چیئرمین بورډ باره کښې څه تحفظات دی چې یره څه کارونه مارونه ئې ټهیک نه

دی کړی، هغه ما Already اووئیل او د دوئ چې کوم Allegations دی، دا هم د دې نه علاوه هم هغې کښې به انکوائری اوکړو، که فرض کړه څه خبره ټهیک وی نو ټهیک ده او که نه وی ټهیک نو بالکل دغه څه دغه نشته، که فرض کړه هر څوک غلط کار کوی، په هغې باندې بالکل څه اعتراض یا د چا د بچ کولو کوشش نشته دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، بخت بیدار صاحب!

جناب بخت بیدار: چونکه امتحانات بیا نزدې دی، بیا نزدې دی او تیر امتحاناتو کښې دوه ځله په هغې کښې مطلب دا دے ګهپلې اوشوې، اخبارونو کښې راغلی دی، جلوسونو ته ستوړنتیا ن وتی دی، د بهر دنیا ټول د ماشومانو پلارونه مونږ ته ټیلیفونونه کوی چې ستاسو په اسمبلئی کښې څه ته ناست یئ چې داسې غلط بورډ چیئرمین ناست دے او هغه لګیا دے Illegal مطلب دے ریزلټ پاس کوی۔ زه ستاسو په وساطت باندې وزیر صاحب ته دا درخواست کوم چې د دغه متعلقه کالجونو پرنسپلان د په انکوائرئ کښې کښینوی او په یو هفته لس ورځو کښې دننه ترې رپورټ اوغواړئ چې څنګه هغوی دوئ ته اووئیل چې ټهیک دے نو ټهیک دے که غلط دے نو پکار ده فوراً د لرې کړی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: ټهیک ده میډم! ما خو دغه اووئیل چې فرض کړه انکوائری به اوکړو که څه Irregularity شوې وی، نورې څه مسئلې شوې وی، د هغوی خلاف به بالکل ایکشن واخلو او هسې خو که فرض کړه څوک احتجاج دغه خو د هر سړی حق دے خو بهرحال دوئ ته زه دا وایم، ما ورته ستاسو نه علاوه هم دغه اووئیل چې کوم Irregularity شوې وی-----

جناب بخت بیدار: میډم! زه څه وایم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یو منټ، یو منټ، Let him finish کنه۔ Bakht Baidar Sahib! Let him finish. Ji, Atif Khan!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: ګورئ د دوئ خو چې په Clerical mistake کیدے شی هر ځائې کښې کیدے شی خو بهرحال که Intentionaly څه شے شوے وی یا هغه

کرپشن پکښې Involve وی نو دوئ سره زه دا Commitment کوم چې د هغه خلاف به پوره کارروائی کیږی خو انکوائری به کوؤ که آیا څه غلط کار شوے وی نو بالکل د هغې سزا به هم ملاویږی او په هغې باندې به د هغې د تهیک کولو د پاره به هم ان شاء الله تعالیٰ چې څه کول وی، هغه به کوؤ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، بخت بیدار صاحب!

جناب بخت بیدار: د انکوائرئ Time limit د راکړی، پینځلس ورځې شل ورځې څکه چې امتحانات راروان دی، بیا هسې نه چې بیا مطلب دا دے د ماشومانو تباهی اونشی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: پینځلس ورځو کښې به انکوائری اوکړو جی ان شاء الله۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Fifteen days, okay, thank you, okay۔ یو خبره زه کلیئر کومه، زه به According to the rules څمه، پوائنټ آف آرډر هډو دیکښې دغه شته دے، دا زما Prerogative دے او نه چغې منم او نه سورې منم Nothing, nothing, nothing (تالیاں) او زه به خو کله چې دا دغه وی، اوس ستا ټائم دے اوس I cant say، اوس اودریږه اووایه چې څومره خبرې کوې اوکړه خو زما لا بزنس پاتې دے، بزنس چې دے، دوه پوائنټ زما پاتې دی Let me finish that.

ہنگامی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پبلک ہیلتھ سرویلنس اینڈ ریسپانس مجریہ 2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 08:The honourable Senior Minister for Health, to please lay on the table of the House the Khyber Pakhtunkhwa, Public Health Surveillance and Response Ordinance, 2017, Health Minister, Law Minister please.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Madam Speaker, I on behalf of honourable Minister for Health, lay the Khyber Pakhtunkhwa,

Public Health Surveillance and Response Ordinance, 2017 ,in the House.
Madam Deputy Speaker: It stands introduced, it stands laid.

خیبر پختونخوا پراسیکیوشن سروس کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2016 کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Okay, next Item No. 09, Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please lay on the table of the House the Annual Report of the Khyber Pakhtunkhwa, Prosecution Service for the year, 2016.
Minister for Law: Madam Speaker, I, on behalf of the honorable Chief Minister, lay the Annual Report of the Khyber Pakhtunkhwa, Prosecution Service for the year, 2016, in the House.
Madam Deputy Speaker: It stands laid. Ji, Gul Sahib Khan Sahib!

رسمی کارروائی

جناب گل صاحب خان: شکریہ میڈم! سپیکر صاحبہ۔ میڈم! آپ نے بات کی کہ یہ میرا Prerogative ہے مجھے، اس پر کوئی وہ نہیں ہے لیکن میں غیر ضروری کبھی بھی اسمبلی میں کھڑا نہیں ہوا لیکن جب میرا کوئی Genuine issue ہوگا اور آپ اس کو Address نہیں کرتی، مجھے Honor نہیں کرتی تو ظاہر ہے مجھے تو تکلیف ہوگی، بہرکیف I don't want to get in all this۔
Madam Deputy Speaker: I want to get in, I want to get in to this
میں According to rules جاؤں گی، میں نے آپ کو یہ کہا ہے۔
جناب گل صاحب خان: It is okay۔ میڈم! اگر اب بھی آپ کہتی ہیں کہ میں بیٹھ جاؤں تو میں بات نہیں کرتا، میڈم! اگر اب بھی آپ کہتی ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں خیر ہے نہیں کرتا جیسے آپ کی مرضی ہو۔
Madam Deputy Speaker: Okay, carry on.
جناب گل صاحب خان: بات یہ ہے میڈم! کہ ساڑھے چار ارب روپے گیس رائلٹی کوہاٹ ڈویژن کی پچھلے دو سال سے ریلیز نہیں ہو رہی، یہ میرا Constitutional right بھی ہے، پٹرولیم پالیسی بھی ہے کہ یہ 10% جو ڈسٹرکٹ کا شیئر ہے آئل اینڈ گیس رائلٹی کا، یہ مجھے صوبائی حکومت دے گی جو کہ پچھلے دو سال سے یہ پیسے ڈویژن کو کوہاٹ، کرک ہنگو کو نہیں مل رہے۔ اس سلسلے میں آنریبل سپیکر نے یہاں سے امجد آفریدی، ہمارے باقی جو اراکین اسمبلی ہیں جو کوہاٹ ڈویژن سے تعلیم رکھتے ہیں، انہوں نے بھی کئی دفعہ

اسمبلی میں کھڑے ہو کر اپنا حق اسمبلی میں مانگا ہے اور پھر سپیکر صاحب نے رولنگ دی ہے باقاعدہ اس میں کہ یہ ان کا حق بنتا ہے، 10% آئل اینڈ گیس رائلٹی شیئر کا جو کہ یہاں تقریباً 10% رائلٹی فیڈرل حکومت پراونشل گورنمنٹ کو دیتی ہے، وہ توان کو ٹائم پر مل جاتی ہے لیکن پھر ڈسٹرک کو یہ 10% رائلٹی دو سال ہو گئے ہیں کہ ریلیز نہیں ہو رہی۔ اس سے پہلے ہمارے سات ارب روپے گیس ڈیویلپمنٹ سرچارج میں وفاقی حکومت صوبے کو دے چکی ہے، وہ بھی Provincial Consolidated Fund میں ڈال کر اس سے موٹر ویز بنائے جا رہے ہیں، تو میرا اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے، ترقی جدھر بھی ہو، ہو لیکن میرے پیسوں سے دوسرے جگہوں پر ترقی کیسے ہو رہی ہے؟ 10% گیس رائلٹی ہمیں نہیں مل رہی، آپ مجھے بتائیں کہ ہم کدھر جائیں، لوگوں کو کیا کہیں؟ کرک کوہاٹ کے لوگ ہم سے کہہ رہے ہیں کہ آپ کی اپنی حکومت میں آپ کو اپنا 10% گیس رائلٹی شیئر نہیں مل رہا، تو میڈم! اس پر فنانس منسٹر Reply کریں کہ چاہیئے تو یہ فنڈ فیڈرل سے جیسے ہی صوبے کو پہنچتا ہے پہلے تو اس کو بلاک ایلوکیشن میں نہیں رکھنا چاہیئے، اس کو ٹوکن ایلوکیشن کے ذریعے ڈائریکٹ ڈسٹرکٹ کو بھیجنا چاہیئے، یہ بھی غلط طریقہ کار ہے کہ یہاں پر ادھر بلاک ایلوکیشن میں ڈال کر پھر منتیں کرو کہ ہمیں اپنا 10% رائلٹی شیئر دو، شیئر دو، دو سال سے چلاؤ چلاؤ کوئی شیئر نہیں دیتا، طریقہ کار اس کا یہ ہے کہ اس کو ٹوکن ایلوکیشن کے ذریعے ڈائریکٹ ڈسٹرکٹ کو ریلیز کیا جائے۔ ہم دو سال سے ہمارے ساڑھے چار ارب روپے جو ہیں یہاں پر پڑے ہوئے ہیں، پھر ابھی چیف منسٹر صاحب نے ہمیں ڈائریکٹیوز بھی دیئے ہیں ڈیڑھ ارب کے، وہ بھی فنانس نہیں ریلیز کر رہا۔ یہ تو میرے شیئر کے پیسے ہیں۔ اگر باقی سکیموں کیلئے پیسے Provincial Consolidated Fund میں نہیں ہیں تو وہ ایک الگ ایشو ہے، میرا شیئر کیوں دوسری جگہ پر استعمال کیا جا رہا ہے؟ تو میری یہ فنانس منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہو گی کہ اس پر آپ مجھے Reply دیں۔ سپیکر صاحب نے اس پر رولنگ بھی دی ہوئی ہے، ہمارے پاس تو دوسرا طریقہ ہے نہیں، پھر احتجاج کریں گے یا دھرنا کریں گے، سارے ڈویژنل کے جتنے بھی ہیں، یہ منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بڑی * + ہو گی کہ اگر یہ منسٹر بھی پھر کہیں، یہ بھی میرے ساتھ دھرنے میں بیٹھیں گے اور استعفیٰ بھی دیں گے، یہ کونسا طریقہ ہو گیا۔ میں پر زور اپیل کرتا ہوں کہ میرے کوہاٹ ڈویژن کی رائلٹی کو جلد سے جلد ریلیز کی جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو،اوکے جی۔ایک منٹ،Just one minute،اس میں ایک لفظUseہوا ہےWhat did he say،* +،اس کو حذف کرلیں،پلیزاس کو نہ کریں۔اچھاجی فنانس منسٹر!

مشیر جیلخانہ جات: میډم سپیکر! زه یو خبره کوم۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محمود جان! ملک قاسم د ډیر وخت نه لاس اوچت کړے دے ، د یو گھنټې نه هم زیات۔ ملک قاسم صاحب، بیا تاسو ، ملک قاسم صاحب!

مشیر جیلخانہ جات: اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔ میډم سپیکر! حقیقت دا دے چې دا گل صاحب خان کومې خبرې اوکړلې،زړونه مو دردیږی، گوره ته چې خپلې حلقې ته لاړ شې، هلته خلق ستا نه دا پته کوی چې تاسو د خپلې حلقې د پاره څه اوکړل؟ مونږه نن سوالیه نشان دے ، خپلې حلقې ته نشو تلې، دا قریشی صاحب د لاء منسټر دے ، باقاعده ورنه کوئسچنز کیږی په جلسو کښې چې بهئ تاسو خپل حق 10% آئین پاکستان وائی، ستا چې کوم آئین دے هغه وائی، باقاعده دې اسمبلئ دا قانون پاس کړے دے ، اوس ته خپله سوچ کوه چې مونږ ته خپل حق نه ملاویږی، "تنگ آمد بہ جنگ آمد"۔ زه به څه کوم دا گوره دلته نه ستاسو د ځائې نه جناب اسد قیصر صاحب سپیکر دې چیئر نه رولنگ ورکړے دے چې تاسو د خپل چیئر احترام نه کوئ، نن خو داسې قسم اوکړئ چې آئنده پارلیمنټرین ئې یاد لری چې بهئ په دې رولنگ باندې ولې تر اوسه پورې عملدرآمد نه دے شوے ؟ مونږه خو گوره دا خو دې چې پچپن کروړ د لاسټ ایئر مونږه چې کوم سکیمونه جاری دی، په هغې باندې کار بند دے ، هغه Revival نه کیږی، ټول سکیمونه په دې باندې بند دی چې پچپن کروړ روپئ فنانس ته په 30 جون Lapse شوی دی، نن اکتوبر په End دے ، تر اوسه پورې بیا Revival نه دے شوے۔ اوس تاسو خپله"کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب شرم تم کو مگر نہیں آتی" دا مونږه سره ضیاء اللہ بنگش، دا مفتی جانان، دا شاه فیصل، دا زه، دا گل

صاحب خان خپلې علاقې د تلو قابل یو چې مونږه لاړ شو؟ که تاسو وایئ چې بهئی دوئ د فیل شی چې خپل حق چې کوم دے ، ټهیک ده بیا د مونږه فیل شو خو که تاسو وایئ چې بهئ دوئ د فیل شی چې خپل حق چې کوم دے ،ټهیک ده بیا د مونږه فیل شو خو زمونږه په خپلو عوامو باندې یقین دے چې ان شاء الله په دې الیکشن کښې به هیټرک به کوم، بیا به درته دې اسمبلئ کښې ممبر یم خو دا خبرې به نه وی، زه دا خبره کوم چې د ګل صاحب خان د خبرې زه بالکل تائید کوم او ده ته د باقاعده خپل حق چې کوم دے ، کوهاټ ډویژن ته ملاؤ شی او چې دا کومې Revival پیسې دی او څوک چې دا خبرې کوی، زه چیلنج ورکوم نیب د راشی، احتساب کمیشن د راشی، اینټی کرپشن ټول د پاکستان ایجنسو ته اجازت ورکوم چې ان شاء الله لس ځله مې په الیکشن کښې احتساب شوے دے ، قوم پاس کړے یم بیا به مې هم پاس کوی او ټولو ایجنسو ته اجازت دے چې زه درته پهلا احتساب ته ځان پیش کوم چې زمونږ د احتساب اوشی، که مونږه په دیکښې چې کوم دے څه قسم ته داسې غیر قانونی کار کړے وی او زه فنانس منسټر صاحب ته وایمه چې ته ګوره دا شے اسمبلئ ته دوه ځله راغلو، اخر ته به هم حلقې ته به ځې، مونږ سره ولې دا ظلم کیږی؟ مونږ دا وایو چې ګوره دا خپل ټیم احکامات چې دی، د دغې چیئر نه چې کوم جاری شوی دی، په هغې باندې عمل ولې نه کیږی، مونږ به بل کوم فورم ته ځو؟ دا زمونږه فورم دے ، قریشی! اوس تاسو۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> محمود جان صاحب! Regarding this دا خبره کوئ؟

<u>جناب محمود جان:</u> جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u>اوکے جی۔

<u>جناب محمود جان:</u> میډم سپیکر! څنګه چې ملک قاسم صاحب اووئیل، او ګل خان صاحب اووئیل، دغه مسئله زما هم ده۔ د ورسک ډیم د رائلټی پیسې د څلورو کالو زما د رائلټی پیسې ایسارې دی، ټول کارونه کیږی، زما حلقې سره بې انصافی کیږی لګیا ده، ما ته خپله د ورسک ډیم رائلټی، د مرکز نه خو راشی صوبې ته ملاؤ شی او د صوبې نه زما حلقې ته نه راځی، ولې نه راځی؟ زه د دوئ

نه دا تپوس کوم چې زما حلقې ته دا پیسې ولې نه راځی جی؟ زما ډیویلپمنټل ورک، زما روډونه ټول ولاړ دی، سټاپ دی، پکار ده چې دا پیسې ما ته ملاؤ شی، زما ټول کارونه به اوشی، نو ما ته هم خپل حق نه ملاویږی او که څنګه ما ته حق نه ملاویږی نو زه به هم دهرنا به هم کوم، احتجاج به هم کوم او تر اخری حده پورې به ځم د خپل حق د پاره، د خپلې حلقې د عوامو د پاره ځکه چې زه د حلقې عوامو دلته راليږلے يمه چې د هغوی حق اوغواړمه او چې ما ته د حلقې حق نه ملاویږی نو زه به د هغوی د پاره جنګ هم کوم او جهګړه به هم کوم جی۔ تهینک یو۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Okay. Fazal Elahi Sahib-----

(Interruption)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: It’s not a debate. Fazal Elahi Sahib, then you.

<u>جناب فضل الہیٰ (پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات)</u>: شکریہ میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> فضل الہیٰ صاحب، Then I am coming back to you، وایمه پښتو کښې درته اووایمه که کومه ژبه کښې درته اووایم چې دوئ خبره اوکړی کنه بیا راځم کنه تاسو ته۔

<u>پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات</u>: شکریه میډم سپیکر! چې تاسو ما ته موقع راکړه۔ ستاسو په وساطت سره او دلته چې ناست دی زمونږه د میډیا ورونړه ،د دوئ په وساطت سره زه یو اهم مسئله باندې یوه خبره کوم چې د خیبر پختونخوا او بالخصوص د پیښور عوامو څه زیاتے ، څه ظلم کړے دے مرکزی حکومت سره چې په مونږ باندې ئې ګیس هم بند کړے دے ، بجلی ئې هم بنده کړې ده۔ دوئ چې مونږ ته څنګه وئیلی وو، هم هغه شان مونږه په هغې باندې اوچلیدو، مونږه ورته میټرې هم اولګولې، مونږه ورته کیبلې هم اولګولې او مونږه 99% ریکوری ورته ورکړله خو د هغې باوجود چې کوم دے نو زه حیران یم چې د مرکزی حکومت سره مونږه بد نه دی کړی، که مونږه خبره کړې صرف حق او سچ خبره به مو ان شاء الله کړې وی چې کم از کم یو منتخب وزیر اعظم چې دے هغه مونږه سپریم کورټ ته حواله کړے دے نو دا صرف حق وو په مونږه باندې د عوامو ځکه مو دا کار کړے دے خو زه علی الاعلان دا خبره کوم ستاسو په وساطت سره که په لسو

ورځو کښې دننه دننه مونږ سره د واپډا حکام او د ګیس حکام چې کوم دے کښیناستل نه نو مونږ به ټول پیښور ځومره چې ایم پی ایز دی او ځومره چې سیاسی پارټئ دی، هغه به ټول راپاځو او مونږه به یو ځل بیا د واپډا هاؤس ګھیراؤ به کوؤ، د هغې وجه دا ده چې نن مونږه۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، اوکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات: دس کروړ روپې چې کوم دی، میډم سپیکر! میډم سپیکر! دس دس کروړ روپې چې دی هغه مونږه د New transformers د پاره، د پولونو د پاره ورکړی دی او مونږ ته خپل حق نه ملاویږی او هم دغه شان یو Non elected Member یو د کرپشن بادشاه چې کوم دے هغه مرکزی حکومت دلته راوستے دے، په پشاور کښې ګرځی او زمونږ حق چې کوم دے، زمونږه ټرانسفارمرې چې کومې منظورې شوی دی، هغه رااوچتوی او په این اے فور کښې الیکشن دے، په هغې باندې ئې استعمالوی نو زه ده ته وایم چې دا ډیر د شرم مقام دے، د دوې د پاره چې زمونږه حق چې کوم دے دا مونږ ته نه راکوی او دا خلق چې کوم دے (شور) بات سننے کی ہمت پیدا کریں، آج میرے ساتھ ظلم ہو رہا ہے، آپ کس منہ سے آتے ہو اور پشاور میں آپ ووٹ مانگتے ہو، آپ کو شرم آنی چاہیئے۔ میں کہتا ہوں آپ کس منہ سے آتے ہیں، ایک Non elected person آتا ہے اور یہاں پر ہمارے حقوق کو سلب کرتا ہے۔ میڈم سپیکر! یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے، میں اس کو کہتا ہوں کہ آپ میں اگر ہمت ہے، میڈم سپیکر! نہ ان کے وزیر اعظم میں جو ہے، نہ ان کے وزیر اعظم میں حق بات کرنے کی ہمت ہے، نہ ان کے کارکنوں میں بات کرنے کی ہمت ہے، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ یہ ہمیں اپنا حق دیں اور میڈم سپیکر! مزے کی جو بات ہے، میڈم سپیکر! مزے کی جو بات ہے، وہ یہ ہے کہ ان کے پارٹنر مولانا فضل الرحمان صاحب نے یہاں پر جو ہے، یہاں پر جو ہے۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: The session is adjourned till 03:00 pm afternoon tomorrow. The session is adjourned till 02:00 pm afternoon, 03:00 pm afternoon tomorrow, thank you.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 10 اکتوبر 2017ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)